سوتی ہیں اب وہ چین سے مخمل کے فرش پر
گہٹا ہوا نصیب ہے جن کو پیال کا

ہوتا نہیں ہے ایسا بہو بیٹیون کا طور
چربانکے یہ ہوتا ہی اکثر چہنال کا

ہمسائی میری سر کی قسم آئیو ضرور
کونڈا کرونگی جمعہ کو سید جلال کا

بدنی لگی ہین کس لئی پنچایت آپ سے
مالک ہی اپنے کہیل مری انفصال کا

مرزا جوان کو پیڑوکا اپنی دکہانہ گہاؤ
بہانا بنا کی شوق ہی تو رکہدے ال کا

چہپ چہپ کی پاس ای بو انتہزا دیکی جا لگے
ہی لا کہ بار آیا ہرا را کا یا لکا

دردون کی ماری مرتی ہیتو لیتی نہین خبر
کیا کہو لنا تمہین نہین آتا ہی خال کا

سر پھوڑ کے لہو کی بہاؤن گی ندیان
گر بال بیکا ہوگا ابہی میرے لال کا

ایسا نکہٹو ملی سی میری نیند ہا سوا
اولٹا پڑا ہی جہگڑا اگلی روٹی دال کا

ای باجی اس طرح نہین چہپتا کسی کا عیب
جس طرح چاند رہتا ہی بدلی میں تہال کا

وہ جانصاحب آپکی ہی ریختی کی دہوم
سندر کی جیسی شہرہ ہی ہر جا خیال کا

کہتی ہو دل مین جب سے مجہی تو نظر پڑا
خالق بچائی جان ہلا کو نظر پڑا

۳

آسمان تو تلی کی طرح مین ٹلین لگا کرنے
اور ٹہی دنیا سے جلدی تام ایسے بھروت کا

شیخ سہو تا قدر کرتا کون جنت کی
ہے رتبہ سوم کی جنت سے حاتم کی سخاوت کا

نہ ماتو جہر کم تجہ کے حق مین کانٹے بوتے ہو
نہیں یہ قیمت ہوا ہے بیگا حضاب مروت کا

پڑا ہی کیون زلیخا سولوی جیسے یوسف کو
کیا خانہ خراب وسکو دکہایا کوچہ الفت کا

اگر رستم فتح خان ہے تو ہیوے نہیں ہمارے ندے
چلا تلوا کے آگے ہے کرشن ترت قیمت کا

وہ تہی اوستاد تجکو جانصاحب دستی کیا نسبت
کیا پر نام روشن شتی نے تیری نسبت کا

کر دو کے پا یاست نشہ شراب کا
کرتا بدن کو تنگ ہے رکہنا شراب کا

کلوار فی پیرتا ہے کف اوسکی ریشو
قاضی کے گہر مین کیون نہو جیا شراب کا

یہ رکہے آہت گہنچین مین اک رستے کے لیے
ہے دیکھا آنکہین نگین جبکا شراب کا

زا خدا کے گہر مین جو ہتو ہمارا دخل
پانی کے بدلے مینہ ہی برستا شراب کا

زندی کسی شرابی سے تیری لگ گے آنکہ
تعبیر مین جو خواب ہے دیکہا شراب کا

مر نیکو بعد قبر مین ڈہیلے کی جا ہوا
رکہدینا ہے پہلو مین شیشا شراب کا

ہو دہی عالم الہی لالہ ہر گوپال کا
جس طرح چہوڑ گیا ہی لالا آخر لال کا

سم کی گھر مین میاں کی دال ہی گلتی نہین
ہم رکہتی ہی بتا آنکہہ لیگی کا لٹکا

وہ تو دہوتا گا نڈ ہی لوگا نڈ ہی ہوتی نہین
ہی گرو گہنٹال تیرا تو دگہوڑی بال کا

نام پیدنی کی دروازی کی کنڈی ہی
چور گہر چوپٹ کرین منسہ ہی تجکو مال کا

جان صاحب بن کہ کہلاتی ہی سب نیکی بدی
ریختی سیج مچ مری پانسا ہی یہہ رمال کا

کیا سمجھ پڑی کوئی زناخی کی گہر آیا
اچھا نہین کرنا ہی اجی ذکر میرا یا

او جڑا ہوا آبادی کا جیسے نظر آیا
روز گلی مین دیکھہ کی جی میرا بہر آیا

نرگس بہی بیمار کیا عشق نے جسکے
اک دن زنجیر لینی کو وہ بی خبلا آیا

ہر بات کی یو پہیلی گی مشکی کی طرح پہر
صندل مری گہر مین کبہی عنبر اگر آیا

خورشید نی فطین کو دیا چڑا کتان کا
کرنی مری مہتاب کا گہر سی جگر آیا

گو اُنکہہ لگادو وا تہا چہوٹی کا دیور
کہنی مین مری جیا بڑا نام کر آیا

باندی کو میری پیٹر و کہانیکی ہے عادت
ہی نانی سی پاجامہ جو نیچے اوتر آیا

چلاؤں ایسا کہ صندل کی طرح بہا کے گھسی
تنہا کی تس کٹا جو میرے گھر نہیں آتا

بلاتا کون ہے کر شکلی ادہکا منہ کالا
تری بلانی سے عنبر اگر نہیں آتا

نہ پھیکا ڈھیلا تو کنکماری چھپا چلی آئی
کسی کے گھر میں کوئی بے خطر نہیں آتا

ہماری اونکی تو منہ دیکھی کی محبت ہے
مہینوں ایسی لوا دہ بی خبر نہیں آتا

کبھی وہ آج ہی لائی تو چاندنی خانم
ترا تو پا دہ ہے دو دن سے نظر نہیں آتا

کمر کا ہو دی جو سفیوطا اور دکھائے مزا
مجھی تو اتنوں میں کوئی نظر نہیں آتا

لڑائی جھگڑا ایک بکھیڑا اکر ہے بلا میری
رہیں وہ کیسی کی گھر مجھکو شعر نہیں آتا

نہ کیوں یہ خاک میں مل جائے رنگ کر لینا
کسی کے ناتہ اجی مفت زر نہیں آتا

خصم کا مال تو ہے یار کو کہلا زندی
نہیں تو لاکہ کا گھر خاک کر نہیں آتا

قسم خدا کی ہے باندی جان صاحب سی
کسی پہ نیدی کو بہتان کر نہیں آتا

گرگٹ کی طرح کالا کبھی لال ہو گیا
غصے سے مردوے کا عجب حال ہو گیا

تو روزی جان لیوے وہ داب کہاں رہی
بچے تو جنتی تمہیں سال ہو گیا

ای جان میرا خرچ ہی تنخواہ یہ کہا
رنڈی سی تمہین حیلہ ہولا تہیں تہا

اوترا ہوا ہی جو کل سی کمال تیرا
جی ہی نڈہال یہ اکیا ہی یہ حال تیرا

کوٹہی پہ چڑہکی رنڈی لڑتی ہی جو کنکی
مین پیچ خوب سمجہی یہ بہی ہی جال تیرا

دکہلاوہی کون رووی عادت خدا ہی کیوںکی
نرگس سی چشم ہی ہووی دیدہ چنال تیرا

کوئی تو آ پہنسی گا الّو سو الّو ٹہرا
ہی جعل سازہ بہری ہی بال بال تیرا

محبوب بنکی جو پایا عاشق تہی دلکو لیلیا
پٹہا کسی نی گایا خیال تیرا

تہی مین تو تیری جاتی کیا بات تہی چہپاتی
جو غیر ہو بچاتی ای جان حال تیرا

گئی تہی دیکہنی یا جی مین سیج گند کا میلا
بچی ہون لیتی لیتی مر دو وتو نکا یہ ہوا ریلا

لگی دہکی یہ دہکی ایسی انگیا ہو گئی پرزی
مری تیہر کی جاتی تہی تم ہی تو جو سچیلا

اچی تیہر شہ پین ایسی ہی پنسی پنگی تہانم کی
لگا ہی اوہی کیسا آکر میری آنکہ مین ریلا

صحیح لکہنا نام ہی اوسکا وہی دکہنی سو...
اوسی پر مینا تہو مرتی ای لیا بانہی جو بیلا

گوڑہ اون چھاتیون سی ہیکی اوسی بچھ
ایسلی مانسین کیا پہنین جو پہنا ہمین

میں کو سونگی مری جینی چیکی انگیا
اپنی جوڑو کو ہوی کیتھڑی قصائی انگیا

جان صاحب ہی کیا آج بلا یا محرم
عطر فتنہ کا ملا خوب بسالی انگیا

اونکی نوروزی پورا سال ہوا
تہی یہی عید جو وصال ہوا

کسکے تم غم مین نیگئین مردہ
اوہی درگور کیا یہ حال ہوا

مجکو الفت حیا سی ہے باجی
اوسکے مرنے کا غم محال ہوا

آنکھہ مندی کا ہی دیدہ نرگس
تیری محبت سی ہے چھنال ہوا

ہنس گئین گوری بی فرنگی سے
جال وسکی کمر کا جال ہوا

جسنے دولت قدم رو پڑ گاڑہی
مال وہ موذیون کا مال ہوا

تو صنوبر سی دوستی کرکے
ہوئی شمشاد کیا نہال ہوا

ہی منافع جو سُد سی سوا
سود کھانا بہی اب حلال ہوا

چیکی رہنی مین تہا حرام دکام
ایک دو بولون سی حلال ہوا

۸

۹

مرے آگے نہ رو دکھڑا زیادہ ہی یارا اپنا
دیا پھولونکا گہنا سو تمکو یہ خار ہے مجکو
پہنتا ہے یہی جل جانکی پچاسکے پہنے ہین
رہا گلشن سے خوش کاشی سے یہ ہمکو دھیما
نہ بات اوس سے کہ جہ گہر کی کسی کا تمہے پڑا
نہین کچھ سوچتا اپنے مرے کی آگے ہی ہے بدی
خدائی پدمنی کو تو مین آنکے کیا پیدا
جواہر کی محلہ مین اوسی جوہر کی جو دوسے

تری یا تو نہیں ہوتا ہے اری دل تغیر اپنا
نہ کیون دل پھول سا کملائے ایسے تو پہا اپنا
اسی کمبخت پہ جینا نہین کچھ اختیار اپنا
کیا گلزار جہان چیل قد اجہنگ ہزار اپنا
نکوڑی جان کی بیری کو جانا تو نے یار اپنا
مجھی چھیڑ یہ کہا ڈھونڈ لائی جا کی یار اپنا
پڑا ایک سے رتبہ نکیون ہمین ہمارا اپنا
اری کہنا نہ اوڑتا ہے مرا کہنا نکالا اپنا

اری تو جانصاحب کیا کیا تو نے پلی پہ
تری جوتی کرے یاد نہ ادنکی سرشار اپنا

دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا
پھر گئی اک بار ہی مرزا کی آنکھ
دوستی کس مردہ کی آج کل

مین تری تو جان میرا ہو گیا
دیکھنا بی ادہی یہ کیا ہو گیا
حال کیا یہ دشمنون کا ہو گیا

مالن ہی توبانی موتیا کا پیڑ
دانتوں سی ٹھنڈیوں کی پیہ سارا پھل گیا

خورشید کیا کھوتا انہیں آنکھوں کی سامنی
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدل گیا

تصویر اوس کی دیکھ کے آنسو نکل پڑی
بچہ ہی تھا کھلونی پہ آخر مچل گیا

دیدیکی چھینی کر گیا مفلس سٹرن کو تاسی
سقہ نگوڑا بھی پیسی خاتم کو چھل گیا

دائی یقین دل کو ہی گرجائیگا حمل
ننھا سا لڑکا خواب میں کل پیٹ مل گیا

آنکھیں لڑائی اون سی کہاریں آپا گیا تڑی
اسکا ہی میری چونڈی پہ پڑ والا اوچھل گیا

منہ میں سی جیبھ ہی مری کل کل بکر گئی
کل نا ف مل گئی تھی تلا آج ٹل گیا

چھیٹی لڑی ددگا ما اعظما منہ کا رنگ زرد
سورج کی تیزی کم ہوئی دن ڈوگو بل گیا

دیوانی بن گئی تھی میں پیرتو کی گھوسی
چھوڑا طبق ہے جبکے میرا دل سنبھل گیا

کرتی ہی کنگھی چوٹی بڑا پی میں بھیگا
رسی تو نہا کی جل گئی لیکن تہ بل گیا

ای جان ایسا چہاتی سی لپٹا یا ہیچ کر
اٹگیا کا میری سارا سالا سل گیا

سیروں مری بدن سی لہو ٹون نکل گیا
سر کیا ڈھکا کہ وہ ہی جنیا نکل گیا

۱۱

رنڈی نہ کربلا میں کوئی جائی ای لوا
گرڈیا سنوار دو ن گی اوی بہیک مانگ کے

جمشید سا مین توڑ کے سر لونگی دیکھنا
مشکل پڑی ہی رات سی جو ڈہونڈہو ن گی یاک

مالن بہن کی آئی ہے تو دیکہ تو بہار

حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا
مشاطہ کہ اودہر تو سر انجام ہو گیا

غایب جہاں نما چورا جام ہو گیا
آرام اوٹہ کے کرتی ہے آرام ہو گیا

مستا گزری کی سول سی بہولام ہو گیا

تیری جدائی جان کی جانی کی جان دی
شادی کا موت کا پیغام ہو گیا

جانصاحب آگی دل بجہ ترا کیا ہو گیا
بن کی بگڑی بات کیا قسمت ہے تاڑ جا کے

بی بی باندی بن گئی اور باندی بی بی ہو گئی
بی بلائی مر و و کے گھر میں ہیر دوڑی گئی

گو بتاتی جان میٹی گا لیاں پیکی ہیں
کل جو عیدی آئی لاڈو بنا کی سسرال کی

اوہی کیا تقدیر بگڑی بن کے سودا ہو گیا
چاند سا بڑا کی دروازہ سے پہیا پہر گیا

بیٹہ رہنے سے زمانے کیا نصیبا پہر گیا
بی حیا ہی ہیکی دل مجکو نگوڑا پہر گیا

کہاتی کہاتی یہ مٹہائی بھی ہمارا پہر گیا
رکہ لیا باجوڑے کیا مشاطہ او کیا پہر گیا

ہرنی کی اندھی ہوئی یہ لیسی کہانی آنکھ | نرگس کو میری آپ نے بیمار کر دیا
پر بیٹرا بنیا ادہی بنفشہ نے توڑ کے | دو پیسے بہر کا سپر [illegible] ار کر دیا
گہورا مجھی جن آنکھوں سے دیکھے ہٹو وہ چشم | کل جنبشوں نے ہوس کی بیمار کر دیا
تم ایسی جنتی ہو سنو اے میاں بہار | جو بیتی لی لیا نہ کسی ہار کر دیا
میلی و [illegible] گہر یہ اوسکا یو اسکی سامنے | لکھ پڑھ دیا زبانی ہی اقرار کر دیا
رو یانی اپنی مال کا بٹروے سنار کو | سنتی ہوں رتی رتی کا مختار کر دیا
چھلا چڑا و سونے کا دولہ کی سامنے | منے دولہن تجہ وصنی کو وار کر دیا
بنو کی بات غیر سے کرنے کی ہین نہین | سو بار مینے آپ سے انکار کر دیا
مرزا مقیم سیکڑوں آتے ہین جوہری | گوہر نے گہر کو جوہری بازار کر دیا
باتین تمہاری جورو کی جیرو [illegible] | اے بیبا ایسا جورو کو خونخوار کر دیا

دولہا بنا کی رکھتی مین اے جان آپکو
بندی کو مفلسی نے ہی لاچار کر دیا

بنده کا برسنا اور وہ پینا شراب کا | تھا کیا ہی عیش باغ مے جلسا شراب کا

۱۳

طمانچے کھاے ہین مینے ناحق تلاتا خانم کوانے پھر میز
مجھی تو ماما نے چھوٹکے بھی چڑہی سے تنکا نہین مارا

کبھی مین تھی لتھولاڈو خانم قسم خدا کی یہ دیکھ لینا
نکال لوگی مین دو تو دیدے کیا کسی سے جو ایسا اتارا

کبھی ہین خالی نگوڑی آتی کہ جاتی ہین میرے باقی
بتا تو مجھ بھلا مین کیونکر تو مو ڈی کا جیب سے پھیرا

بڑی خوشی سے وہ چھوٹی تو بیکا اپنی نکاح کرتین
قسم ہے اس سر کی **جانصاحب** نہ آیا بیگم کو تیخارا

کہانا چڑا کی خوب نہین تماسے پان کا
منہ کی کہین کھلا ئی نہ چسکا زبان کا

چوری لگا نہ جو ہری جنی کے یار کو
درِ دانہ موتی لی گیئی گوہر کے کان کا

بیڑا تو بی اوٹھا یا خدا سرخرو کرے
سر بیز ہوون پتا جو لگو خاصدان کا

محرم نکیلی چھاتیون پہ پہنی ہی نے
اکگیا غلاف چوڑاہی یہ خاصدان کا

صرفہ نگر نوڑا کا غارت نگر جہیز
پا پلی بھی دی پلنگ نہ بیٹھی کو بان کا

ستانیون کی کیون نکرین تجھ میں دل
اے **جان** تو ہی مردوں میں باقی نشان کا

چھوٹی دیوار سی سرسے پردا کیا
باجی صاحب اوٹھ ہی تمنے کیا کیا

[illegible]

تری کہنی سی تو آزاد کیا تھی شاد تیغ بندی سی ہی صدقی کی موی کوی آیا	منہ دکہاتی نہ مسیحا ہی پھر یہ سو برا اپنا جا کی منہ کالا کری مشکی ہے آ عنبر اپنا

جان صاحب کی جدائی سی پریشان ہی آج
دل نکوڑا کہیں لگتا نہیں دم بہر اپنا

ابھی پتہر کا دل ہی اوس بت بے پیر کا	تہا نکہو گہ میں خالق کی مری تقدیر کا
کیا ہی سوپ میں باندی نی سر اپنا سفید	آج تک آیا نہ شیرین کو لپکا نا کہیر کا
اشرفی خانم کی چوسی ای پری تنا ہم کہلی	ہی بنایا تو نے کی توڑا میری ہی زنجیر کا
کہو گئی شیشہ پریتین بتا نہیں لگتی کا کچھ	ہی اگر کندن کہا سونا تری زنجیر کا
سچ کہا مہدن لی یہ روشن ہی ستارہ نسی سوا	ہر ستارا چاند لی خانم مسری زنجیر کا
ای نگوڑی کیا پہر یگی ہوگی تو ننگی گلی	بن نہ سودا ہی اری سودا انکی زنجیر کا

جان صاحب سامنی ماں کی کیوں ہونی لگی
کہینچ لی نقشہ خیالی وہ مری تصویر کا

پلستا تہا پاس رہتی تہی ہر آن آشنا	یاد در دور کرلی ہیں ای جان آشنا

[illegible]

اپنی ہی بری وقت مین کام آتی ہے بنو
ٹوٹا جو ہوا ہی تو مین کروونگی سفارش
کیوان پانون پہ سر رکہتی ہو تم ہاتہ نجوڑو

لاگو جو اب کوئی لگوار تمہارا
گہبرا یا ہی بیٹہا یہ پہر یار تمہارا
کہولا ابہی کیا کاٹی گی سرکار تمہارا

دل لیکی ہوئی جان مری جان کی دشمن
توکہا ؤ قسم تہا یہی اقرار تمہارا

دکہ نہی نہیں ہری بہا بہی کو سکہیا ل ہو
جیسی تم کردی نہو ڈالو تم نیم کی پہول
ناک کٹوا کی مین منڈوا ونگی سوت کا سر
مین تو کبہی بیٹہی ہون مدت سی کنارا ونا سے
خاک مین مل گئی جل جل کی سناہی ہر ش
لو گلا ہی ہی صنو بر مجہی آزاد کرو

مری سر پہ ہی کہی سی بہیا کو بہی نہال ہوا
جال کرتی کا مری جان کو جنجال ہوا
دشمنون کا مری پٹہا اگرا کبال ہوا
پیشم سی باندی کی مرزا کو جو رومال ہوا
سوت نوروزی کو پورا ابہی سال ہوا
آشنا حال مین باندی کا جو قوال ہوا

ہوگئی گور کی سردی ٹہنڈی نا بتر بنو
جان صاحب کی جدائی سی عجب حال ہوا

دلمین میری ہجر کی ای جان یہ کیا آئی
روتی جو مجھی دیکھا امداد بہت رویا

کہلا جنگل مین آ کی حال ان چڑیونکی جو نہ پوچھو
ابھی کس پیاری خانہین یا وہ کو بلاتا ہی
تہ کیون دیک سی کلیجا ہو کہ کنگہی فکر کرتی ہو
زنا جی رات کو کوئی تو آیا پاس تیری

ہر اک عاشق کو دیتی ہین یہ پیار اپنی مجنون کا
تماشا دیکھو ہیو یجان کبوتر کی تو غون غون کا
مری تو مانگ مین تل ہین تمہین دینکا ہو ہوا جو
نکیون ڈال کہنگی کہٹکا ہو سہریکی جو جو نچون کا

دہرا رہتا ہی گہر مین اور کسی کو تو نہین دیتا
ترا دیوان ہی ای جان صاحب گنج قارون کا

جو دل مین ہو وہ جو وسی تدبیر نہ کہتا
صندل جو گہسا تیج تو پوا ونکی نہ ہوئی
پروانہ تہی وہ او یہ تیری شمع کرینگے
ای جان کو ئی سوت کو ہشیار ہی کرتا
مصری ابھی لائی ہی مزا چکہی تو سمجھو

پا ئیگا خطا او ہوی لی پیر نہ کہتا
عنبر سی مرا حال ملاگیر نہ کہنا
کل رات کو جاتا رہا گلگیر نہ کہنا
ٹہرائی ہو جو اوس سی وہ تدبیر نکہنا
بچون کی رہا دل ہی اسی کہیر نکہنا

گلشن کی تو روش نہ میری دل کو خار ہے | پہولیگا گل بہار نہ دم بہر نسیم کا
پی پی نہی نہ جائیگی باندی پنی کی لو | کیا ہو منڈہی جو بادلی ہی پڑ نیم کا
گلشن کی طرح پہولون سماتی نہین ہے یہ | ہی پیٹا لو بہار کو تناید نسیم کا
آتو تو مار مار کی کین چور ہڈیان | سر طلب جو نہی پوچہا عظام رمیم کا

ای جان ذکر آیا ہی تیسو کلام مین
سنتی ہون مین مسیح کا حضرت کلیم کا

بہی چاہیی جو کوئی لگا ئیگا | کیونکر نہ قرق کوڑیا خانہ بہاییگا
دل لیکے رنج دیگا سراسر کسیکو جو | پی اپنے دیدی گہونٹی کی آگو دیا ئیگا
اکدم نہ یاد پہولون کی مزار کیی | گوئیان یہ عشق خاک مین مجکو ملائیگا
مٹی خراب ہوگی نہ آؤنگی ہاتہ مین | مردہ اسی فراق مین تکیہ کو جائیگا

پی علم ہوگی جائیگا جو سرخرو ہون مین
ای جان فاضلون مین ہی منہ کی کہائیگا

یہ بدگمان ہی دل وہ نگوڑی نہ ہٹیگا | لگا یا نہی جو سرسہولی کا دل گہٹیگا

سو لوی یوسف زلیخا میں نے پایا کتنے ہے — آ سکو وہ تو نہ کیا کند تیتا نہ بند بہ خواب اب

زیر شیریں نے ہی کہا تیں ملایا دیکھیو — چھینی تیا ان سی منہ کا کر یا ماچھا پی چھی تھا اب اب

سیٹو ہی اٹھوا آئی بیٹھا جب گئی چٹ مچھلے — ہو گئی چھلا یہ ماندی کیوں نہ ہو نایاب اب

روشنی سی ہیں ہوش مرزا ہی تبہا ہی سی مری
جانصاحب دل سی پھر سی کس طرح بیتاب اب

یہ نہیں خورشید کی چشم عالی آب ہو تا پ اب — چاند خان جو ہی حسین آباد کا مالا اب اب

تو کہنا اباره دری ہے ہوش سی کرسی ہوا — سبح ایسی ہو نگی گرد و نیر یہ امی مہتاب اب

حوریں ہیں پشیماں یاں غلمان قمری ہوا — دیکھی دنیا کی ہرامیں ہی سرانا یا سب اب

باغ تو جنت سی اور رضوان مری چہولی میا — حوض و کوثر ہی حسین آباد کا تالاب اب

جانصاحب چشم تنگ آیا وہ دیدہ رستہ ہے
اور ملکوں میں تو ہی ایسی سٹرک نایاب اب

کو سی کچہ کہا تم نے کی میاں خراب — بگڑ و گی جب گھر تو بہت ہو گی یاں خراب

چھپتا نہیں حرام کرسی لا کر یہ دو سی میں — عالم میں تو نشر تو ہی ہی جہاں خراب

ہری دیوالی سی سوا آجکا دن آج کی رات
گہر سی نکلو نہ ذرا آجکا دن آج کی رات

اسی میان ناچ نہ موقوف ہو ساری مہمان
دیکہلیں دو مرزا آجکا دن آجکی رات

قد نظر آتا ہی بوٹا سا سبہی چاند سی شکل
ہی قیامت سی سوا آجکا دن آجکی رات

صبح کو دیکہا ہی منہ شام ہرن کا میٹہو
خیر سی کاٹی خدا آجکا دن آج کی رات

بیاہ کی لائی سہو نیگ جو دو ن تہوڑا ہی
کس خوشی کا ہی دو آجکا دن آجکی رات

تیسری دن نہین جاتی ہین کسیکی گہرسی
اور رہ جا دیو آجکا دن آجکی رات

جان کی خیر ہو صدقا اجی کچہ دیجی الو
جان تم پر ہی کڑا آجکا دن آجکی رات

کہدی مہتاب کی بہن سی ملاقاتگی بات
پیٹ کی ہلکی ہی ایک ن نہ پچی راتکی بات

آپ کی منہ مین جو آجاتی ہی ان مین بہلی ہو
کہا تہی تم ہو تمہین سوجہتی ہی گہاتکی بات

مرزا اوسی باولی ہی یہان مرشدزادی
لی بناتی ہی یہ باتون مین کرامات کی بات

نیک بختی مین لگی اشرفی خانم بٹا
کہتی یکسان ہو ان سی معاذاللہ کی بات

سمجہو مطلب تو خدا کیا سمجہی سن کی مری
طعن کی طعن ہی اور اجی بیاہ کی بات

۱۹

کوٹریا خانم ہوا ایچا تی یہ کیا لیجا ئینگے
سو نہیں تم پہ جان دیتی تم ہا سو تہی سنو پہ
چور ظاہر ہے نہ سر پہ خون لیلیتی جان

سوم کی بیچوں نے رکھا جوڑ کر پیسا عصمت
جی جلا تا ہی تمہارے واسطی مر عصمت
ہی جیری پڑہ کی اجی قرآنین کہتا عصمت

آج ہی کہا لو کہلا لو کل کی کل کے ہاتہ ہی
جان صاحب خرچ میں کرتی ہو تم جیرا عصمت

واہ وہ موہنہ ورد بگالی دیا گہوڑا عصمت
شب برات گور سی جہتا آتشن بازہ
داغی جائیگی چھچھوندر ناک سی ہو کی قلم
تمنی اوسکا کونسا ثابت کیا گہوڑا چلن
میری جینی کی تو اے لوگو بہت ہیں ابہی
کیا برابر دالی کی آنا نہ تہی انعام میں

یا پیر دولت قدم کرتی ہی ا کے پیرا عصمت
کیا ملی نسرین سی باندہا اگر بہوڑا عصمت
پہلجہڑی کی طرح فقرہ چلکی یہ چہوڑا عصمت
اشرفی خانم کی جیندڑی پہ تیم تو ڑا عصمت
رانچ بی دالی نے منگوایا ہی اگر جوڑا عصمت
حق تو تہا اوسکا بہت حصہ ملا تہوڑا عصمت

عشق میں جب اٹہتی کی اپنی دل کو آپ نے
ہی بنایا جان صاحب کی بہوڑا عصمت

ناحق خفا جو ہوتی ہو مرزا تو خوش ہو — میں کوئی آج سی نہیں لانیکی احتیاج

یہ لال میری ہونٹھ کی چوس چوس کر — صاحب ہی نہ تیری جمانی کی احتیاج

جتنی ہنٹھی گی اوتنی ہی نکلینگے یہ گتھی — بچپن میں کیا ہی بال بڑہانیکی احتیاج

مصری جو گر دیمی سی مگر سچ ہی یہ مثل — پھر اوسکو کیا ہی زہر کھلانیکی احتیاج

گو لپستہ قد ہوا ہی پر ہی فیلسوف ہو
ای جان تمکو کیا ہی سکھانی کی احتیاج

لگی ہو نیچ مری ہو دشمنونکی یار میں روح — وہ ایسا دوست نہیں ہو جو تیدا پیر روح

کیا ہٹرن ہی تی چالیسوان بسنت کی روز — تکالی قیس کی لیلی نے کیہا میں روح

یہ وہ بلا ہی نہ ورتا خدا سی اتنا بھی — بجو آدمی کی اجی ہوتی اختیار میں روح

نگوڑی سر کھلی آندھی میں کیونکر ہی ہی تو — ہزار رنگ کی ہوتی ہی اس غبار میں روح

نہ کیوں نہیں موم کا مرہم تجھی کہوں نرگس — پگھل گئی تری دو روز کی بنجار میں روح

ہزاروں لکھی پڑی جائیں گی جہنم میں — بھلا تجھ ایسی بری کی ہی کس شمار میں روح

موئی نے جو ہرو کو مار نشی میں تا ٹیکی — نکل گئی مری بچی کی ایک کٹار میں روح

نیلا پیلا کیسا شاہانہ دوسن کو جا ہیی
سچا جوڑا جوڑ ریو نکالا دمی ہی ضبیا رسرخ

جانصاحب کسکی منڈیا کاٹ کی باہی لی
سہے لہو سی ج ادس خونخوار کی تلوار سرخ

یہو لاام میر گل بو اپہنی سنر ار سرخ
تاڑی پی تو کوڑی نہ فولاد خان کو ددنا
کہتی ہے میری سبھی کنو پہنتی شام پہ
اس کلموہی نے مانگ مین سیندور ہے بہرا

دیگانہ زیب مرد دیکو زیتہار سرخ
اپنی لہو سی اسکا کرون مین کنار سرخ
ہو تا شفق کا رنگ ہے جب آسکا رسرخ
کرتی ہے یہ گنوار بہی پہننگار سرخ

کنکوا ایک نگوڑی نے پیٹی مین ڈالکر
ری جان کاٹ دی کل بانکدار سرخ

فتنہ انگیز اور آفت شوخ
ملکی مسی جو آلی ہے سوسن
انکہ مندی آپ ہتی لڑاتی آنکہ
میری بچی تو ہے غریب بہت

بچی خیرن کی ہی قیامت شوخ
کیا جمی پان کی ہے رنگت شوخ
لی مری مجھکو ادہی تہمت شوخ
دیکہنی مین ہی اسکی صورت شوخ

دوشالہ پیچ کی کشمیر نے لی کہاں ہی لیا
انار توڑ ہی تو مین دانت کہٹی ہو جائین

نہ ٹہیری شیم ہوی کی کہان کہان فریاد
ولایتی کری ولسنی جو باغبان فریاد

ای جان کہدو اگر اسکی جو روبہاگ گئی
چبوترہی پہ کرسی جاگی باغبان فریاد

منہ پہ کیا پوچہتا یوسف سی تو میری بعد
رات کو خواب مین لیلی نی کہا بندی سے
جیتی جی نبد یکا الںد دکہا ہی سہرا
سچ مین کہتی ہون نبی بخش برا ہی داماد
قبر مین سچ کو صد مہ مری ہو گا مرزا
کارخانی مین خدا کی نہین کچہ دخل ہوا
منہ پہ جو چا ہتین بیتین برا یا کہ سہلا
بہیا فرہاد بہی جان جو دی شیرین پہ
بہولی کس بری پہ ہویا دریہی ای بنو

عشق مین نام زلیخا کا ہوا میری بعد
تو لی پہر زندہ مرا نام کیا میری بعد
مجکو کیا لوگو جو گہر او سکا بسا میری بعد
رکہی عزت مری بچی کی خدا میری بعد
سوت بچون پہ اگر ہو گی خفا میری بعد
بچہ تم پہلی جنی بیاہ ہوا میری بعد
اونسی باجی کو نہ کرنا تہا گلا میری بعد
تم نہین ایسی جو دکہلا ؤ وفا میری بعد
اس نصیحت کا دو شہا کو کی مزہ میری بعد

مین بہی لہو لگا کی شہیدون مین مل گئی
مر دو بکا نسہ حیرانی ہون مین ندکر گمر

روئی خدا کی ہاتہہ اسی جان گہر مین بیٹہہ
کیون باندہی باندہی پہرتا ہی تو دسید رکمر

گہر مین بولی نہ مٹن سمجہی مٹرن سی باہر
ہی لڑکی صبح کنور شام سیرن سی باہر

دو نوا کہا سوہی جل جل کی ہنسوا ٹ لہرا
ہوئی شمع نہ پروانہ لگن سی باہر

سا تہ سہیلیون کی تم جاتی ہو تہیا پر دیس
رہنا ہشیار ذرا بہائی بہن سی باہر

رہ کی ٹکسال مین کر نوی کہوٹی باتین
ہو نہ تم شہر فی خانم کی چلن سی باہر

دائی لیا پیٹ رہی اوسکو ہی تیلا پانی
جب ہوا ہو گیا ایک دم مین دہن سی باہر

رنگ لا ہی گا یہ منہار سے پاجی بنو
اپنی گہر مین اسی کر لا کہ جتن سی باہر

جانصاحب مین وہی ہون جانی ددکبہی
جا ہی تو ہو نہ ندون اوسکو بدن سی باہر

مر جاؤن تو نہ آئی وہ بدہی کی گور پر
کیا سون کد ہی مین جاؤ بہرام گور پر

جو سوتم سگی ہوئی مرتی مین ہو جان
کتی ہی بہو گئی نہین اپنون کی گور پر

سخت میں حیران ہوں بسب سمجھتی ہی نہیں
کیا سنجی اگلا زمانہ تھا جو بیٹھیا کو
کیوں تری آنکھوں میں چربی چھائی
کچھ نہیں آپ جھتاو کہہ یہ پروانہ ہی
قہر کی باندی ہی میری جان لیگی دو حیا
اوسکے ملنے کی کوئی صورت نظر آتی نہیں

ننگلیں خانم کی اجی تھہ پڑین تقدیر پر
لا کہ توڑی دیدی اک لاکہ کی زنجیر پر
جلد لاہی کیا لگا کی اوڑ گیا گلگیر پر
شمع جلتی میں کرن گی ہس تری تقصیر پر
چاہیی فرمانا نیستی ہی لو تعذیر پر
روز ایک تدبیر کرتی ہو نئی تدبیر پر

سچ کہا ای جان ننکرو کی بڑی ہی تاثیر ہے
دو وہ میٹھی جو ہون اوعا فاتحہ دو تیر پر

نماز پڑھ پڑھ کی توگنا ہوں سے اپنی تو بچا کیا کر
ندیکہ دولہ کو ساس نندوں کے آگی گھونگٹ اوٹھا کر
وہاں جینا ہی دم او لچتا ہی کیا کر دن مالیدہ پیٹا کر
نکاحی بیاہی کو چھوڑ بیٹھتا سی تدبی گھر میں ڈالا
وہ ایکدن تھا کہ میری قربتی کی تھی نہ ڈال گلگتی

نہ جان ہمدردی دی دوگانہ خدا خدا کر خدا کر
نئی نویلی دولہن ہی بچی ابھی تو دو چار سن جا کر
چلا تھی عاشق تہی چل بسی وہی مجکو ضبحاں بہن کر
بنا یا صاحب امام باڑہ خدا کی مسجد کو تم نی ڈھا کر
پھری ہی بیگا لو میں اپنے چاول کوٹ بانٹ چھپا کر

کیون نہ عین مانتی پی آگ گیولی سی ہوا
رات کو ہو گئی ہر دم مری انگار سی تیز

جانصاحب سی جو لگوایا ہی سرمہ نرگس
خوب کر دالی پہری تو نی کٹہگار سی تیز

اسکی الفت پہ کرون اپنی مین قربان عزیز
مال کیا چیز ہی یوسف نکرون جان عزیز

دوست بن بن کی یہین پوچہتی لگی باتین
کہو دیتی ہین یہی دشمنو نکی کان عزیز

دودہ تک جسکو نہین ہو ٹہو لگا سو کہا یہ
قدر کیا کرتا زلیخا کی سے نادان عزیز

موتی چہپ پہ کی نہ یا قوت کی گہجا پاکر
بات پہرا کی نہ پہنچی نہ یہ کان عزیز

کی زنانخی نے جو دلا لکی وعدہ ن خاطر
کیا تہی بات ہی سب کہتی ہین مہمان عزیز

آج تو چندی محرم کی پہ درگاہ چلین
حاضری کا اجی کرلیونگی سامان عزیز

پاس بیٹہا تہا اجی کو ڑیا خانم جب تک
گہیری رہتی تہی مری بیٹی کو ہر آن عزیز

جامہ سی آئی سکندر کو مری ہاتون سی
صاف آئینہ سا ایسی ہو گیا حیران عزیز

جو وہ کہدیتی ہین یہ انکو خصم کرتا ہے
گہر کرینگی مری آباد یکا ویران عزیز

غیر کیا مفلسی مین خاک تجہی پہچانے
جان کی ہو گئی ہی جان جب یکجان عزیز

ہان سی ہمکو سواہی پیاری ساس
دہرانکی کہلی ہین ہہودن پہ
بولون بیٹہ کرتو ذبح کرڈالین
ہی خصم کی سری بڑی خالا
آنایکی مین تم جیسے بہو
حق پہ مین تہی ہوا بہو خانم
کیون نہ بایاین بجاکی گاوی بہو
بلکاجوڑا تو ہی بہو پہنے

باجی دنیا ہوا در بہاری ساس
چہریان نندی مین اور گنا ساس
سے وہ جلاونی ہماری ساس
مان تو آوہی ہے اوبہاری سر
آپ منگواوی جب ہماری سر
اس ہی مین جلتی ور ہماری ساس
چہیڑی جب بیٹہ کی ستاری ساس
دیکہو باجی ہے پہنو ہماری ساس

اوسکی رنڈی بہی ایسی ہی ہوگی
جانصاحب کی ہی گنواری ساس

کم کیا خصم ہی جو کردن لگوار کی تلاش
بیٹی ہی سو رماکی کڑا اوہونڈتی ہی مرد
لنڈکی طرح اشرفی خانم کہری کہون

ہو نوج دشمنوں نکو مری یار کی تلاش
کیونکر نہو سپاہی کو ہتیار کی تلاش
مفلس خصم ہی کرتی ہو مردار کی تلاش

باندہی بچہ سی نو بیاہ کروت
کپڑی اوجلی ہین پہنی زیور سے
وہ رکہ سیج نہ ہر کہا نہ ارہی
آپکے آگے اشرفی خانم

نوج اوس بیدیکی سہاگ سیں خواص
پہر ترا دل سی کیوں اوداس خواص
جان کا کچہ نہیں ہی پاس خواص
لگی ہے روپی پیسہ سین خواص

جانصاحب کہین نہ قصہ ہو
گا تی بے وقت سی ہہاس خواص

مجکو خوش آتا نہیں تیرا دوگانہ اخلاص
آج مجہ سی ہے توکل اوسی مرزا اخلاص
نیدہی ورگذری بہت ووگی بیجا نہو
ایسی اندہی ہو نہیں دیکہتی آگا پیچہا
نکلی جاں یہ الماس کے شکر حو ہر
گلبدن پاس جو کہ جوا کیا کرتی ہو
دن مین سو بار نہ جو تیکی گہر جایا کر

جو کوئی سامنی آیا وہین جوڑا اخلاص
ایسی ہرجائی سی ہو نوج نگوڑا اخلاص
واہ صاحب مجہی ایسا نہیں بہاتا اخلاص
کسی کو کاہکو بہائیگا تمہارا اخلاص
کیا یاقوت نی ہر ایسی بہی بید اخلاص
راست کہدو ہوا کس سی تیرا جہانا اخلاص
ارہی مہتاب کہرنگا تجہی سوا اخلاص

جانصاحب

جانصاحب

جانصاحب

مین لکھتی لکھتی تھک گئی آیا نہ اک جواب ۔۔۔ کسواسطے مین بھیج کی ہون شرمسار خط

چپکا کسو پہنچا ایک نہ منشی جی کیا کرون ۔۔۔ پہلی سی بھیجی ساتوین تک تین چار خط

رونی کا اپنی حال مین لکھتی ہون اسلئی ۔۔۔ اوس بی کُٹہرکی دل کا بھی ہووی غبار خط

یاقوت نی سمجھ کی مجھی کیا لکھا ہی بی ۔۔۔ مین اپنی اشک سی چوٹی پہ ڈالون یہ وار خط

آڑی کا پائجامہ جو پہنی ہے گلبدن ۔۔۔ دیتا ہی تیر چھی بیل پہ کیا کیا بہار خط

سنبل نشاں کی چوٹی کو زلفین جو گوندہتی ۔۔۔ لکھتی ہون مین غلامی کا ای نوبہار خط

مشتاق نہین کسی کی شاہی سی جان بی ۔۔۔ پیشانی پہ جو لکھ چکا پروردگار خط

درگور اوسکی باتون سی ہوتا ہی دم غلط ۔۔۔ مردہ وہ میری سر کی ہی کھاتا قسم غلط

لنگڑی کی چور رکھا نہین کہتا ہی کوئی جون ۔۔۔ مہندی کی چور پر کیا تمنی ستم غلط

کہکر چلو چلو اری تو جان کہا گئی ۔۔۔ باندی لی کر دیا ہی مرا وہی دم غلط

گالی جو منہ سی نکلی ہو کاٹو مری زبان ۔۔۔ تہمت لگا رہی ہی تمہاری حرم غلط

تنہا ہی اکیلا چلنی لڑین امی دوگانا جان ۔۔۔ ہو جاسی وہ گہڑی کو کسی طرح غم غلط

اندھیر کیا خدا کی دوا یہ بھی شان ہی
رینڈی کی تیل جنکو میسر ہو کبھی
سچ کہتی جنکو لگن ہے نہیں لگتی اوسکا گل
جلتی جو اندھی ندہی ہی روشن ہوا کبھی
روشن کرو جو اسکو تو وہ کہانہ جانگی
پروانوں پہ مرنی کی شادی ہی اسنگی
گلگیر کل ہو نا سوا یہ چاکی شکل ست

خانہ خراب ہاتھو نسی ہوا سکی چار شمع
روشن کری وہ قوم کی کوری چار شمع
روشن جو ہو مراد کی ای نو بہار شمع
غم مین ہی اپنی گڈ ونکی سوگوار شمع
چربی سی شیر کی کو سی ڈھالی ہزار شمع
پھرتی ہین پھول پھور رہی ہی ہمار شمع
بچوں کی طرح رو رہی ہی زار زار شمع

ای جان مین ٹھیک ہوا الله دی مراد
گل ہو گئی مراد کی دو تین بار شمع

دیکھ روشن جل رہا ہی کسقدر اندھا چراغ
ایک بتی چاند نی خانم ہی بی مہتاب کی
رات دن نور دن حاجتی سی ہی بنیاد بجھی
دم مرا گھٹتا ہی اچھی نہیں ہی گرمیان

ہی دکھاتا شام سی ہی صبح کا نقشا چراغ
ہی مثل جیسی اندھیری گھر کا اوجیالا چراغ
ہی اندھیرا اس جگہ روشن ہی جیسا چراغ
رات کو وہ انسی کر دیتی ہو تم شندا چراغ

سنبل نسا پہ ختم ہی چوٹی کا گوندہنا
چوٹی کی موڑتی ہی مری نوبہار زلف

اتھتی ہوین ہین دلمسی مین کہاتی ہوین پیچ و تاب
زلفون کی یاد آتی ہی بے اختیار زلف

خود دم او لیجہ ناہی جلا ای سی بار سے
میری گلی کی ہار نہو نہ پنہا زلف

لاکھون ہی مر دو سی تجھی دیتی ہین نقد دل
الدر سی کیا بڑا ہی تیرا اعتبار زلف

مکھڑی پہ اسکی ملنی سی عقدہ یہ کھل گیا
دل یون کسیکا اسیلی ہے بیقرار زلف

موتی سے بیکلی مجھی گل خان کمان جب
دیتی او لیجہ او لیجہ کی ہی کنگھی کو خار زلف

مچھلی کی بات ہی نہین سید ہی تھی بات ہی
کاکل سنی ہی دیکھی نہین پیچدار زلف

سنبل نسا نہا کی نچوڑ ری جو تونی بال
پانی کی بوندین ہوتی ہین ابر وار زلف

ہندہ کی بیلی باجی یہ عنبر سی کیون لڑی
مشکی کی اس خطا پہ کرون تار تار زلف

گہونیان کی موتیون سی بہر ہی مانگ ایسی ہے
دندان کی دکھاتی ہی گویا بہار زلف

مشکل نہین ہی شام ہرن بند زمین کچھ
جوڑی کی طرح باندھون جو کہلا کہ بار زلف

ای جان جانتی ہین محل خانہ دالیان
پٹیان کہیگا جانی بہلا کیا گنوار زلف

پھر نہ او ترا شہ اے پری خانم
جھکے سر پر اری چڑہا ہی عشق

ڈالکہ بہو توں کا ایک بہوت ہی یہ
کچی جن سے بہی لبس سوا ہی عشق

اسکو پیدا نہین کوی مرجا ہی
ایک ہمیدرو یہ ہوا ہے عشق

چشم بد دور دیدہی چار ہوے
انکہ منڈی کو جواب ہوا ہی عشق

جسن پہ عاشق ہون لی نگوڑی جان
کیا بڑی ہو لون ہچا ہی عشق

جان صاحب سے جان کا دشمن
دل کا پوچھو تو آشنا ہی عشق

دیکھیں گی نہ میری موسی میرا اسلام کب تک
بہسی نہ وہ کہ رینگی دیکھوں کلام کب تک

کہٹری ہوا ہی چونڈا خالق پہ سی وہ دگانا
توبہ تو کر رہیگی رنڈی حرام کب تک

بیسی یہ بہار کی ہی اتنا غرور داری
بڑ بڑ کی یہ کروگی مجھ سی کلام تک

پوری نہیں پڑیگی بیلو ہزار پاپڑ
بیٹھا رہیگا تمکو چکلی کا کام کب تک

ڈلی منگا کی او نگی گد آپ میں ہون جا کے
غیروں کی ہاتہ باجی بہیجوں پیام کب تک

یہ حسن کی ہی ہن کا ہک دونکو خوب بکہا
یوسف بنا رہی گا بی بی غلام کب تک

قدر ہتھیار سے ہی مردون کی — دیکھ تو او ہی کیا ہی ہتھیار کا رنگ
جھنک کی باندی ذرا میانی دیکھ — کیا ہوا ہے تری ازار کا رنگ
شہر والون کی آگی خاک جمی — باجی امان کسی گنوار کا رنگ

جانصاحب و دیڑہ چکی گھسال
دیکھا کتندن نی سو ہزار کا رنگ

ایک ایک نگ مین ہجی وہ دو ہزار رنگ — دکھلاتی ہین ہیل مین اپنی بہار رنگ
موتی کیطرح رکھی خدا سبکی آبرو — بیرنگ ہی محل کا جو اہر نگار رنگ
جنگلا ہی پیلی سہیت کا پیلو بچا ہی — ویرانی چاہی دلکی اچی ہی ستار رنگ
اس سوم چودہ جمعین کا بھی خون ہی عزیز — میانی تو کیا رنگی اری ساری انار رنگ
گلزار جان کی باغ مین نگہ ہسی ہی — کیا کیا ابھی تو لائیگی اری تو بہار رنگ
پھولون نہین سجاتی ہی پھولا مہین سکے — تیغی کا جو دکھاتی ہی تو بار بار رنگ
کیا جانتی ہین اشرفی خانم مجھی نہین — کتندن سنہرا بہاتا ہی انکی اختیار رنگ
چنپا چیرا کی لیگئی چنپا کلی مری — چھپتا نہین ہی چور کا ہی زینہار رنگ

اجان سولی پہ چڑھیگی مری بہیا منصور
سوت کی غم نے ہی ٹرا ہو گیا آزار اسے
اب سے اوسکو ستا ونگی بڑی ہنسنہ زور
خوب ہی اشرفی خانم کا گیا کٹنٹ پا
اچہی سی گی جو بری چیز ہی وہ لا نگا
کنہیا سی نسیں سہرہ کہو سی لگیگی صندوق
پاونکی جوتی ہی کیا خوب لگی سر چہتی
اور آجائیگی بازار سے کردہ الو حلال

بدنظر وہ مین نہ رکہونگی طرحدار اصیل
پہوٹی نرگس کے روشن رہتی ہی بیمار اصیل
پاونکی گہوڑی پہ رہتی ہی سوار اصیل
کنگنی آتشی تہی ابہی ہنسنگی بیدار اصیل
ہوگئی اپنی وہ نے سے گرفتار اصیل
عملی تہی تمہیں لے دونگی بہوادار اصیل
مجھسے ہر بات مین کرتی ہی تکرار اصیل
ٹینی مرغی ہے یہ کیسی ہی کی ہوادار اصیل

گہر کرون اپنا مین برباد جو رکہون پٹہیا
جان صاحب مجہی ایسی نہین درکار اصیل

جب اوسی کہہ چکی بدنام تمام ہم
ان مرد ونسی جیتی جی بچنی کی ہم نہین
دو سو روپی جو اشرفی خانم کہین تو آئین

اب کہتی ہو کہ تجہسے نہین کہتی کام ہم
باجی فرشتی جانسی کرین یہ کلام ہم
اب ایسی نا دہند ہوئی گنہگار ہم

سوت میری پانچ ہی مین اچھی ہیسی سوا
ہین بکرکا جوکڑی جلیان وہی مطبوط مین
دیکھکر سلمانشانی اوسکی ہین دیتی نہین
سوت کی غم سی مری چہاتی تو چہلنی ہوگئی
جہاڑو بی بی کی پہری ہوجاتی گہر پیر یکا صفا

وہ تو یہی جس سیں مین ہین یک ہو دو چار مین
جس نہین دیکھا کبھی نامرد کی تلوار مین
سوتی موتی ہون پروتی بادلہ کی تار مین
لوگ کہتی ہین لگی ہین کہڑکیان دیوار مین
کوڑی کوڑی ہی بہیک مانگی وہ موا بازار مین

جان صاحب جسکو سمجہو مین ٹہری یارغار
آشنا کیسی گیا دیتی ہیں وہ خود غار مین

برسون بچی کو تہین پیار کبہو کرتی ہین
اجلی بگڑی ہی عبث اسکی تو بن آئی ہی
ساس ہون پر مین خدا لگتی کہو نگی سیدہی
چوک جانیکی نہین انکو ہی چہٹی بہابہی
سید ہی قسمت ہی تو اک لال تڑیڑا ہوگا
لال پیلی مجہی غصی سی دکہا کر دیتی ہی

پیار ہی کرتی ہین تو کانٹی فہو کرتی ہین
کبڑی لڑکی مری وہ روز ہیں گو کرتی ہین
پاس مرزا تیرا امراؤ بہو کرتی ہین
میری انگیا کی کٹوری مین تہو کرتی ہین
جادو بڑہ بڑہ کی کرین مجہہ پہ جو چہو کرتی ہین
کہانا پینا مرا کیون آپ لہو کرتی ہین

٣٥

جب شاد وشاد آسی مری تم مکان مین ... ای جان جان آ گئی سند یکی جان مین

تاثیر اتنی ہے مری غم کی بیان مین ... رندی و لاد سی مرود ونکو ایک آن مین

مہتاب رزہ رہی وہ دو تون گنہیان ... تنگی لگائین چھید کرین آسمان مین

آہون سی سیری گر لی سنین پانا آسمان ... سو سو لگائین تہیکیان ایک سی مکان مین

پسلی ہون آہین ہین سنین دس تنگی ڈی مین ... چلون پہ چلی بندہ رہی ہون مکان مین

چوٹی کا بوجہ اوٹہا ہی اوٹہا ہی جو یہ کم ... ہوتا نہین ہی تنا بہی بچہ ہان ہان مین

اس طرح گلبدن سی ہنسا آپ کینچی ... اردن کنار ہی چٹکی جو بوسہ ہی انمین

وہی تمنی میٹھی اشرفی خانم فقیر کو ... جوڑا ہی تمنی نات مشہر کی تہان مین

مرزا جی بات کرد اوہی جا منہ زیب ... ہنستی ہو سب سی خفقی نہ ٹہر جاتی شان مین

بہار سی کیا ہی یا بچہ اس سخا آئین وہ ... سیڑہی لگا کی کود دنگی اونکی مکان مین

یکبار رہا ہی وہ شام سی مہتاب صبح تک ... آتی نہین ہی نیند تمہاری مکان مین

جیسا تمہارا نام ہوا ہی نہ ہو سے گا
ای جان کوئی لاکھ کہی ہر زبان مین

آج کیون آیا ہی جی سی گذری ہین بال
بہیجی کیا تہی بہار گل کے صبح ہی آتش تمہین

ہی بہی مہتاب اگر چاندنی بچہاوگی تم
فرش کر دینگی ابہی بستر کی فرائش تمہین

اوسکو قربان کرون اپنی گزی گا ٹہی
میری جوتی سی بہی بیسر ہی گر تراش تمہین

اپنی بچی کو بہار کہتی نہ تمکو دیتی
جان صاحب مین اگر جانتی عیا تمہین

جیسی گھڑی کہولکی پچاسہ پہ جاتی ہین
جیتی جی ہم تو اجی شرم سی گڑ جاتی ہین

...ہی گی نہ یہ کروا ہی بغیر
دیدنی ہی سن سن ہین سراک مردنی جی لگی ہین

کیا تری بس ہی کہجاتی ہی ارہتی تہ پہر
چاند سی مبانیکی جو تانکی دو ٹہر جاتی ہین

جو موئی گا تیرہ بوند کی ہین رہی جاتی
اونکی سکہاتی ہین گودنا لو تمہین اتر جاتی ہین

دال آتی گا سنو بہادہی یہ سیدم کہلتا
چاہنی والی جی جب کہ بچہڑ جاتی ہین

سیدم کی پیسی ہین لگ جاتی ہی کیونکر کالی
پاپلکی آم ہین پکی نہین سڑ جاتی ہین

لاکھ تدبیر کرون ایک نہین بنتی ہے
ون مقدر کی جب ہی جان بگڑ جاتی ہین

آون کس طرح ترے پاس جو گانا جینا
باجی ہوتی ہی نہین تہی یہ بہین سوار کہین

روز کروانیکا نہ دے کو نہین ہی ہوتا
مجہکو خواہش ہی تو ڈہونڈہ دو تہیا رکہین

مری بانی نکالی ہے تنی مجہسی چہیڑ
بہیجتی ہون کہین جاتی ہتی مردار کہین

ایک بیٹہہ رہون اور کسی سی نہ ملون
ایسی نبدہی لی گئی ہین نہین آزار کہین

مین تو یہان ایسی ہون پہر کسلئی تو آتا ہی
ڈہونڈہ لی اور جاکی طرحدار کہین

ماما کٹنا پی کا بیڑ دل ترا ہی پہکا
ایسی باتو نسی اری کہا نکلی تہا کہین

جانصاحب مری خاطر سی نہ کہنا تم لی
رنڈی دیکہی ہے وہ کہان سی طرحدار کہین

بیاہ خانم کا تو کرو نیو کو ٹہیا رہون مین
باجی گو ڑیکا سہارا نہین لاچار ہون مین

اسکی صورت سی وہ ایسی ہے بیزار ہون مین
نام بہی نہین بہ رتی بیزار ہون مین

پنجکش اپنی مہنگیر نسی ہوئی کر پنجہ
چہوڑدی میری کلائی ری بیمار ہون مین

جاتی نیدیکی بلا تجہہ گندی کیا ہی
ناک چوٹی مین تو اپنی ہی گرفتار ہون مین

جاتی ہی بہلی بہل او لسی چہوکر دہ بشہون
ایسی بہولی تہین تہی نہین ہشیار ہون مین

[illegible]

بیٹی تلنگی ا ب وہ محل پہاند نی لگی	ہوتا فرشتی خاکا جہان ہی گذر نہین
دس مین وہ سکی کہا ں مین اکبار تو رہو	گو نیان حرام خور ہی باندھ ہو کر نہین

ای جان لکہنو سی نکل جاونگی مین اب
او قات میرے بنجتی کی ہوتی بسر نہین

یہ بڑ ہا ورد آج مین کل مین	کل تہا پڑ ہ ر ہین آج کل کل مین
سوت میں کنگری اگنی پل مین	پہل سی جاتی ہی اپنی ہی جہل مین
ستی نہین مانگ مین زمانی سے	یہ کنہیا کہڑا ہی گوکل مین
ہمکو اشرقی ہی ہوگئی عاشق	سوہنی تہی سوہی کی کاجل مین
نرنگ نرگس کسی سی لگنی دی	چہوڑ دونگی سوہی کو اک پل مین
کہیون پل پل کی مین اٹہا نہ سکی	کچہ ہونی کی او ہی پل پل مین
یا مجہی جینا مجہی و بال ہوا	دیکہ کر ایک نائی کی قبلہ مین
شیرین ہی سر کی بی قسم عنبر	بو محبت کی پائی صندل مین
چہوڑا لیلی کو تہا سڑی مجنون	کون یہ دیکہتا تہا جنگل مین

[illegible]

چھوڑا اسی صیقل کو کابل میں لی ٹیسی | مرزا ولایتی کا ڈھینگا سر برات میں
اپنی تو چھوڑ دیتی ہیں عیب پیشی کیا گلا | اسد کا نام آتا ہی پی مشکلات میں

کیونکر میں تیری جان کہوں اپسی حرام
سید کا حق نہیں ہی وہ گانا زکات میں

خورشید کی ال توسی مہتاب ہاتہ پاتوں | تیرا جسم بھی جا کی فدا آداب ہاتہ پاتوں
کیا لیکی وسکو چاٹوں وہ ہیلا کمر کا ہی | رکھتا ہے تیکھی بھی کی ڈنا بیتہ پاتوں
میری بھی جہا تیتو نکلی وہ کا منہ میں اب | نام خدا جواونکی ہیں نایاب ہاتہ پاتوں
بہاری وہ جو بیٹھی ہوگا جسم کا داغ | توڑ ڈالی گی زنا جی کی گھوا کے تیہ پاتوں

ای جان میں کس طرح کروں تیری شہا ہی عاقبیہ
ثابت نہیں بلا سی کہوں سب ہاتہ پاتوں

ہیں نکلی گی مری بہشت شب بھی نہیں | کنگھی کے طرح سوت مری سر بھی نہیں
ہمسائی تھی خود وہ سیسا ہوگا کیا کہوں | کو ٹھی بیچ بلی بچاری کہنی دو جیتی بھی نہیں
عورت مری گھٹی ہو گھٹی اس سی تمکو کیا | خیریت وہ بات کر کہاری شربت بھی نہیں

خصم کے گھر کو اپنی ہمسائے چھوڑ اپار کی پیچھی — نہیں چلتا تکو ریں دلیہ کچہ قابو نکلتی ہیں

لی تو صاحب صاحب آپ پی لو سر ہیں لکن
مگر کیسی ہی سنہ کی راہ شفقت او نکلتی ہیں

نہ کہیں جور و ستم کی تقریریں ہزاروں — سدا کہیں حسن کی تصویریں ہزاروں

نہیں آتی کی ہیں دم میں تمہاری — عبث کرتے ہو تدبیریں ہزاروں

نہ نگاہوں کی بنا ولا کر باتیں — سنی ہیں ایسی تقریریں ہزاروں

پری خانم سی دیوانی نہ ہو گے — پہ سہن آئی ہے زنجیریں ہزاروں

لگا دو آگ باہر لگتی کو بھی سے — بدن میں آ گئیں چھریں ہزاروں

نہیں بسنت ہی تیری کی قسمت — وگرنہ دیکھیں تقدیریں ہزاروں

ہیں او بس جلاد کی ہاتھ ہی ہوں — تیرے ہاتھ ہی تقدیریں ہزاروں

نہ کیا نقشہ ہی کیوں تم لائے ہو گھر — بنی او بیٹی کی تصویریں ہزاروں

تمہیں تو سات خط آتو کو اپنی جان
اچھی ہیں ہاد تفسیریں ہزاروں

آج پیڑو کی سہی کون اور آئین شہ مجھی
ہو گیا پیڑو کی گئی آج دوگانا جنیان ت
کل مجھی یار رنگی وہ جو ہری سی اے گوہر
کلو بیاری کی خاطر جو مجھی چھوڑ دیا
دور گئی وہ کی نصیبوں نے اوڑاسی ہی بیٹھا
پہلی ہی وہ دن سی کرتی ہیں سوداگر کی

اور یلیا والی کی چالی عشق میں دو بائی
سندسی بالی سی نیلی والی جنبا سی
آج تو موتیو نکا دریا سے ہیں
اصل ہے کہ بیچ گئی وہ قوم کی ہشیاریاں ہیں
... اب بدلی ہے بستی جلی بنگلہ سی ہیں
سبھی میں پاچھ ... حسن کے نہار سی ہیں

جانصاحب کے نہیں چلتی ہیں میری سو ...
بھانجی مجکو یہ بیٹیوں سی سوا پیاری ہیں

[illegible]

[illegible]

کیا انگلیاں ہین ہی مرزا کی خواصین — انعام کی جن کرتی ہین تبور کی باتین

رمی سی چھپا پیٹ لہو بند ہوا جو — دائی لی کیا کیا ہین کافور کی باتین

مصرع ترا ای جان ہی تلوار کا پہسڑا

کیون ہون نہ تری شعر مین اندور کی باتین

بجاو تم یہ جو چولہی مین ہیچو میری بہائی کو — لگی ہین دمڑی ہون بلاانی نہ دائی کو

لگی قسمت ہی ادبار جو روابی ناہی کو — خصم کی طرح رنڈی ہوند لہا گئی خدائی کو

مین چہریان ہیکین تم خدا وی لونگی جائی کو — مری بلی سی جن لوگون نے باندہا اس قصائی کو

ہو انکو غا آب نینہ نہ لائی میل کچہ دل پہ — اجی اس نکہ مندی کی دیکہو دیدونکی صفائی کو

قدم سی سوت کی آباد کرنا سیج تم اپنی — کرون در گور سمجہون اب جنازہ چارپائی کو

چہوٹی تم اسی ہنڈلی یک تین چہتیس بیٹھی ہون — تمہاری واسطی ہر بار کیا مان باپ بہائی کو

بات سی کر وسمہ ہن ہی مصری اشاطہ — ڈلی یہ زہر کی ہی لی نہ تو تم اس مٹھائی کو

لک مین جو انکی ایک باقی بی سی اس خصم و — ڈبویا نام کنبی کا نہ چہوڑا آشنائی کو

مین ونکو چاہتی جانم کا ٹکڑا ہون کیا عادت — زنانخی رات بہر مین میری غنیم کی لڑائی کو

۴۴

کیا کبھی پہ بھی جا تم لگا دیتی ہو
کیوں نہ بگڑوں مجھی دیوانہ بنا دیتی ہو

رو کی کپڑا اس سے پیٹ کو کیا دیتی ہو
کیا کہ اعلا دیتی ہو کیا اوپہی پہ ہنسا دیتی ہو

گذر سے مس پیار سے ال میر اکڑا دیتی ہو
ہنستی بھی کہ اچھی تم تو رولا دیتی ہو

فتنہ انگیز یہ طوفان ہیں پا کہتے
کیا ہی سوتی ہو جو سوتی سے جگا دیتی ہو

بی جمالو کی طرح ڈال کے سینہ میں جھگڑ
دوڑتی پانی کو ہو آگ لگا دیتی ہو

سوت سی گرم ہو جیسی کیا ٹھنڈا مجکو
ہنس کے لڑواتی ہو سعدو کی بلا دیتی ہو

جان صاحب بھی تم خیلہ بھی صاحب
چٹکیوں میں جو مری بات اڑا دیتی ہو

مہتاب کو میاں نہ سبہی آفتاب دو
مستانی ہو شیار ہیں اچھی شراب دو

ہلکی گلابی پھول سی تم بہر کی پھول سا
مجکو میاں نسیم گلابی شراب دو

کانٹی پڑی سی ہیں خلق میں جن گو بیقرار
ناہی تو جا کی پھول میں مجکو کباب دو

آتو جی شادی کرنی پہ مایل ہے فاضلہ
پڑہنی کو حسن عشق کا اوسکو کتاب دو

ہمسائی جو نون سی جی پاک میں ہی ہم
گھر میں مری مینا یک یہی خانہ خراب دو

۳۵

پری خانم سی لیلانی پڑین تہ لنگوٹی پر
سبھی تعلیم دیتی ہین اچھی شنکر دکو مکھو خان
میان خورشید جیسی دنا دہاری چال چلتی ہین
نکالون ہیٹ سے جو بانو کیا ہی سر سہرا امیرا

ٹھہایا نیک بخت و مین ہے موونڈہنی والی خانم کو
سمجھی تو زہر لگتا ہی نہین ہیو دیکھتی ہم کو
جواب تیر ہو وہ مانی ایسی کہتی ہی بیگم کو
کہیں بہان کس جن صندل اسی بہ عادت نہین ہمکو

وہ ملوی میری ہو دہیکی بہن مین تیار ن
نہادی جان صاحب ایسا کوئی گونگا ہمکو

مین کس سی رہی ہمی ہی دیکو زبان کو
لگا کیا ہی شیطان سمجھاتی کو ہی
ہمین سوت کی واسطی چھوڑتی ہین
زبردستی اگر مجھی تم ہو رکھتی
بدن مین اگر چہ آئی ہے بنو
نہین دیسی ہی لڑکی پڑ ہیا ہوئی ہین
سنو جان صاحب بھلا کیا ہی نسبت

چلو چیت ہو جھوٹی بھی نہ ہانکو
ہماری طرف سی ہوی بدگمان کو
وہ کہاں ہین گی کیا منہ دکھاری جہالو
نہ سیرا بدن اوہی جھک جھک کے جھانکو
یہ کچا ہی مرہم اچھی رال پہانکو
جیون چاہتی ہوں مین بھی جوان کو
مری نیلی چادر سی آسمان کو

پہلیاں سہاں تتی نکھیتں ہیں جیسے رابا
ایک عالم کا دکھاتی ہیں تماشا دونو

باجی یوسف کی بچھڑنی سی جو ہوئی زیلدی
لیکی یہ اوتری ہیں یعقوب کا درشا دونو

سات کو اوس ہوسی سیدہ دلی الیسی سلیہو
چھاتیاں سوچ گئی میری کی ددا دونو

ڈولا دھیلا ہی تری ہنسو نکا سمجھا ان کو
میں تو جیب ہون مہ مراکری ہیں تیسکا دونو

سانس نسیں ہیں جو چاہیں کہیں پاسی گونہا
ویسا ہی کہتی ہیں کمبختیں یہ نشتہ دونو

سالیاں جو دوسی اچھی ملیں گوا سی جان
ایسی سنیں کہ ہیں نہیں جاتی سو نا دونو

رنڈوی کب تک رہو گی بھای گھر آباد کرو
باپ دادا کی نہ تم نام کو برباد کرو

حق میں جو روکی قصائی نہ بنو ابی بیٹیا
نام مشہور تو کنبی میں نہ جلاد کرو

یہ نہیں پہنچی کی سن تو سی فتنہ انگیز
اسپہ آنکھوں میں کوئی جلاد کرو

کیا سلیمان یہ مرتی ہو دیوانی ہو
مردوا ڈھونڈ کی لی کوئی پرینزاد کرو

چھوڑتی مجکو ہو اب کرتی ہو شادی صاحب
کیا قسم کھائی تھی ہو بو نہ ذرا یاد کرو

سچ مثل ہی کہ گنہ کرتی ہو تم بی لذت
ہی اگر بات بری سیدھ کو بی وستا د کرو

موتی کی لڑی آبرو جیسی نئی گو ہے
یہ بالی سی سن میں نئی لو لو سی زیادہ

ڈرتی تو ہیں سب بالیاں تجھی ہیں باجے
ہم بھولیوں میں بن گئی گھلو سی زیادہ

ای جان کہو یہ تجھی اک دو رشتہ ایسی
پہلو ہو مرا اک شعر کی پہلو سی زیادہ

گو آبرو مرزا کی ہی گنگو سی زیادہ
اسلام ہی رغبت مجھی ہندو سی زیادہ

ہیں ہیں شکن ناف ہنو پیٹ ہی وربا
پڑی ہی مری خفر دکا ہی تاپو سی زیادہ

کیا ملل کھون تون کی کمر کا میں پتا جان
کم ہو گی نہ ہو گی مری بازو سی زیادہ

کلو نظر آتی نگنی اب کھون ہی گو رسی
در گور ہوا لکھنو کمبو سی زیادہ

کیون پیل شہ ڈالیں مجھی تل لاوی شکر
یہ تشنہ ہی حق میں ہی کو لہو سی زیادہ

تنہا سا یہ جیو لوا مری بچی کا دن جای
لی نام نہ تو ڈرتی ہی جو جو سی زیادہ

کیون گھاٹ یہ انگیا کی نہ کھولو دہلیں خفر
ہی عشق مجھی کشتی کی آتو سی زیادہ

ملی سی بندہی اوسکی یہ قسمت کے بچی ہول
جو مرد و اظالم ہی ہلاکو سی زیادہ

یہ گت نہ بجا گھر مرا اجیلا کرہی گی
جنگلا ارے منحوس ہی پہلو سی زیادہ

تمہیں چاہیے ہیں بھلی دورہ کی ان سر خسرو ہوئی | بیگم بنی کی تخت کی لئی چادر آئی نہ

قطعہ

تمہاری عشق کی ای جان کہل گئے
سب باتیں آپ کی میری دل پر آ گئی

رانڈ ہو گور کا یا منہ اری کمن دیکھی
دوستی میں تیری جو سچ ملا ہے مجھکو
چشم بد دور ہیں نرگس کی سیلی آنکھیں
شمع اغرہ کی لی چھاتیون پہ پہنتی ہون
پہنی محرم فی شرابی میں بسنتی انگیا
باغ میں لنسی کی کانٹوں ہی میں لوٹتی ہون
چھپکلی مسی نہ ابھی بچی لگا کوری سے
میری چوٹیکی تو وہ چوٹیکی ہے چوٹتا پڑے
اوڑگیا ہوگا نباگہہ تو بگاڑ ار نڈی
نور تن کا مری مرد نگی میں الجھا ہی

نوج تم سوت کا دنیا میں سہاگن دیکھو
کہو جبتی ہی بیٹھی وہ دشمن کانہ دشمن دیکھی
گو ہی بیمار کوٹھی اسے پہ جیتوں دیکھی
تیل پانی کی کنوال آج ہی شش دیکھو
زرد منہ جھیجھڑون کا کیا کوئی جوبن دیکھو
یا الٰہی شہرا دس کا مری گلشن دیکھی
کیا کہی جھوجھو جو آگی تری سوسن دیکھو
سو قدم اوڑ کی قسمی جسکو یہ ناگن دیکھو
تیری ہاتہ سی کیا کیا نہیں جیسن دیکھو
جیسی اک اکی کی بازو پہ میں جوشن دیکھو

جانصاحب کے خبر لا دی جوانی نے مجھی
ہو محبت کا برا باتون کو گلیون مین پھری
میری چوٹی گوندہ دی ماما تو وہ کہنی لگی
مل گئی کیا تم حسین آباد مین مجھ چھوڑ کو
آج اونکی دل پہ آمنہ مری چاہت ہو گئی
سب بوا صاحب نے سچ جھوٹ ہون کہتی ہلی
چیکنی کا باتون کا ہو سنہ کالا کیا دل میرا جون
وہ اگر قرآن کا جامہ پہنکر کچھ کہین
مفت کر زیادہ دیبا نا شل سچی ہولی

اونسکی لونڈی میں جو ہون لیلی کی لڑکی نذر مجھی
شہو کرین کھلوائین بن لنگی جی رد مجھی
یاد ہی رسی کی وسنی کا مہلین قصر مجھی
باغ اب جنت ہی اور تالاب ہے کوثر مجھی
دیکھکر بولی ہوی حیران اور ششدر مجھی
تیل سرمہ مسی مہندی عطر بھی لاکر مجھی
لال خان پہناوگی بھیا اون کا تم زیور مجھی
رہی دوگانا جھوٹ سمجھون ہو نہین باور مجھی
کالی کو سوت لگی کیا اک دوم دیکر مجھی

قدر کیا نامرد جانین دوسی جو مرد ہین
جانصاحب شاد ہوتی ہین یہی سنکر مجھی

جب نہ دو پیسی کمائی کی ہو تدبیر کوئی
کل ہوئی رنڈی کی جو ہو پیا ہین کیا مال تفصیل

تاک مین کوثر یا جانم کری تیر کوئی
کر زیادہ ناسی ہی نادانی کی تقریر کوئی

لوٹ کہانگی نہ کرواسکی جھمن سی کبھی
ڈومنی کی تھی وہ بیٹی اصل پہ اپنی گئی
نام مینکے کا مٹایا کی اشارہ سی بازیان
باولی کتنی نی بیٹھو خان تجھی کاٹا ہی کیا

بیوی نہ تھی یا پنج کیا چوکی گئی اچھال کر
لوگ شادی کی بھری تھی اور رسیتی قوال سی
کیسا کھل کھیلی ہے نہ آتی ہی سسرال سی
تو جو کہتا ہی چلا آتا ہی ہوان مین کنگال ہے

جانصاحب سچ ہے یہ ٹکسال ڈالی کا کلا
جو سنین دل کا غنی وہ کم نہیں کنگال سے

ابھی وہ اندھی ہی ڈٹ نینکو ایکبار آئی
پکڑ کی بال مین پاپوس اوسکی مار آئی
پھنسا یا مرزا کو شہباز خانکی باندی نی
بسا بسایا گھر اپنا نہ پھر مین پھولی پھلی
خدا ہی خیر کری بیگما کی ٹھنڈی ہی
نہ اکبار ہی تھو کا مین اونکی جاؤن نثار
یہ ٹہنکا کیا تانگو مین نہا ڈال کر منہ

ہوا کی گھوڑے پہ دولت قدم سوار آئی
چڑھی ہی دماغ کو گرمی تھی سب قرار آئی
جبتا بھی گھر مین تو وہ کھیلتی شکار آئی
نکوڑی سبز قدم ایسی نو بہار آئی
ہمینا بیٹھا ہی کہاتی ہوئی اچار آئی
فلان کی گھر کی سہیلی ہے وہ ہزار آئی
لگی مین جھولی کی آگی دو شہین شکار آئی

جانصاحب کا اجی ہوگیا کچہ اور دماغ
جیسی چالی لگی دربار مین شہزادون کی

بشدت سی باجی نے ناحق ہی ستم جو مجہپہ توڑا ہی | بہانا ئین تو وہ میرا کون دیکہرا نکھوڑا ہے

لگی ہی آگ ایسی گرمی کیو ہینن سب چوڑیان ٹہنکی ہی | پکڑ کی ہاتہ کیسا زور سی پہنچا مروڑا ہی

دوگانا ئین ہی صدقی کہین مت توہینن بلکو | ارے کیسا یہ تیری ہاتہین مجہین کچہ پڑا ہی

ادہر دیکہو تمہاری خفقتن میری آنکہون پہ | سہنین ہم ہوگئی ان سیج ہی باتی مین نے چہوڑا ہی

جو اہر کیون نہ اتراوی جڑاو پہنگر گہنا | رہ لی والی ہو ہی کس چیز کا اب سکو توڑا ہی

بنی ہی جان پر اکدم سہنین جہین پڑتی ہاتہو | نکوڑا دل ہی پہلو مین لی باکہ ہوڑا ہی

یہ ابتر ہی کہ باجا مسکی باہر نکلی پڑتی ہے | بنا کر یارتی بہیجا جو مرزائی کا جوڑا ہی

گئی تہی کل زیارت کی نئی مصریکی نیا مین | اکیلا پا کی اوس نی مجکو کیا توڑا مروڑا ہی

عجب جیٹ جیٹ بلائیں لیتی ہو کیو نکر بہلا مانو | ہی ایسی بیکلی سارا بدن اندر سی ہوڑا ہی

وبال ایسی ہے ہیہات ہوگئی دل یکی انصاحب | ستم جو جو کرو تم میری او پردہ نہ تہوڑا ہی

دوگانا جان کیسی تاؤ کی گہوڑ یہ بہتی ہو | ہوا ایسی کو اردن مین عصم کا داغ گہوڑا ہی

بلایا یار کو گھر میں جو بیٹھے تو نے
کسی عزیز کا لاڈو نہ ڈر کیا تو نے

طلاق دی مجھے یا عیب میرا ثابت کر
میں جان دونگی نکالا ہے کیسا شر تو نے

نگوڑے لوگوں کی سی یہی دوستی کرکے
لبسا لبسا یا او جاڑا زنانے گھر تو نے

خدا بچالے تری جان رنڈی بات ربا
نکالی مردوں کی چیونٹی کی طرح پر تو نے

میں کوس کو سکے کہا جاؤنگی سو کل جیسی
مری زبان کا دیکھا نہیں اثر تو نے

یہ دل ہمارا ہے سو مردوں سے منہ موڑیں
دوگانا جان کہاں پایا یہ جگر تو نے

ملونگی تلوے تلے آنکھیں تیری ایسی گھر
خصم کو میری اگر دیکھا بد نظر تو نے

بچھا ہوں آج بھی مر مر کی جا نصاحب میں
گیا جو کل سے نہ لی آج پھر خبر تو نے

کھلوانہ ٹھوکریں مجھ سے ال در بدر مجھے
رسوا نہ کر ذلیل نہ کر گھر بگھر مجھے

بھیڑا وہ جیسی پھر نہیں آیا نظر مجھے
میری خبر نہ اوسکو نہ اوسکی خبر مجھے

صدمہ تری جدائی کا ہے اس قدر مجھے
بے دانہ پانی کٹتی ہیں آٹھوں پہر مجھے

میں چھوڑ کر حلال کو کر داؤں جب حرام
برباد کرنی ہو دینا جو جہالیس گھر مجھے

روز تم اُٹھ یعنی آتی ھو — نہ کبھی پاس اِک دم ٹھہری

آج کیا جاتی دنیا دیکھی ہے — کچھ تو چونڈے پہ سے اِکرم ٹھہری

کرون آزاد مین صنوبر کو — لوگو او سے نکلے اگر حرم ٹھہری

شیخ کو دن لگی ہین موتی جان — سچ وہ او ہی جہوٹی ھم ٹھہری

دونون ڈالین اجی کڑاہی مین ہاتہ — میری وسکی بہی قسم ٹھہری

اب نہ بولوسگے جانصاحب سی
بات کہنا بہی گر ستم ٹھہری

جاسوسی لینی میری خبر دار کب پہرے — صاحب کو لوگ ڈہونڈتی دو چار کب پہری

مجکو یہ کیا خبر تہی کہ رنڈی کی گہر سے — کل سی گئی وہ اپنی جو سرکار کب پہری

کیا سونیان جہاں سی ناپید ہوگئین — تم ڈہونڈتی مری لئی بازار کب پہری

مرنا ہی مجکو او نہیں نہ بہتان لونگی مین — مرزا جو مجہ سی کرگئی اقرار کب پہری

لوگو مری وکیل سے ہمسائی گشہ گی — جب لگہ گئی تہالہ مین دیوار کب پہری

نرگس کے مین تو جیسی ہی لی آس ہوگئی — ایسی خدا کی گہر سی ہین بیمار کب پہری

تم ہوا نا و لایتی خانم — بولو کیا وجہ تین چار گری

نہ گلہری نہ ہے ہوا چلتے — خود بخود ٹوٹ کر انار گرے

کہا گئی گلگلے سے آسا کے — ٹوٹیں ٹانگیں جو چوبدار گری

نہیں سوکن سے اڑ سے او تری — گدہیں مروی پہ پشتار گرے

منہ کی خورشید کہائی اے مہتاب — اوندہی منہ ہو کی ایکبار گرے

کبھی دیتی تو میں او سے دہکا — جب پڑی جہٹ تو نابکار گری

جانصاحب ایک اور ریختی کہ

ہوئی ثابت ہزار بار گرے

یہاں غبارہ تو ٹوٹ کر پار گری — گہر جلے سوت کا وہ یار گری

یہ کبھی وائی مری نہ دنیا میں — پیڑ خالق نہ میوہ دار گرے

غش ہو سنکر ستار جنگلو کا — پہنک کر بین بین کار گرے

تار یا تو تکا ٹوٹے ای گائن — کہیں کہونٹی سے یہ ستار گری

کیا چہنی سے چارون شانی جت — یہ کبھی دونون یہ ایک بار گرے

دیوان جانصاحب

۵۴

ایسی بہی تو دیوانی نہ تہی ہی پر بخانم — ہن پوچہی ہہن لیتی ہین بخیر تمہاری

کہین رہی رنڈی کی ہو باتین نہ بناؤ — جہوٹی ہی سر اسر اجی تقریر تمہاری

عصمت تو بڑی نیک تہی اب سو گئی بدکار — ہمسائی یہ صحبت کے ہی تاثیر تمہاری

کروائینگی اب خون مری ال کا صاحب — ہی سرخ سو چونڈا جو یہ شمشیر تمہاری

مہتاب کا چاندی کا ہی توڑا گیا چوری — لی ہہرن سو نیکی زنجیر تمہاری

شادیکا ہی گہر کسکو کہون بن نہین آتی — اس ہین نہ خطا میری نہ تقصیر تمہاری

ہو وار جلا کر نہ اگر اسمین بہروسگے — دکہ دیگی زناخی یہ بہت چیر تمہاری

اہی جان بسر ہوویگی کس طرح سی اوقات — میرا کہین منصب ہی نہ جاگیر تمہاری

دکہاتا ہار نگ زمانیکی اوسی کیا کیا ہی — مرا کلام بہی جمشید کا پیالا ہے

چڑہا تی آہی ہین جسبا ہین کمہار نی برتن — یہ دیکہا اوسنی کہ سو بکی ایک کچا ہی

نہین سہل کوئی بات آج باجی آجا سی — نوین مہینی تو مشکل سی بچہ ہوتا ہی

کمال منہ کا نوالا نہین ہے بی نعمت — خمیر چینی کا بارہ برس مین اوٹہتا ہی

کر رہی ہی اپنی بیگانوں میں سودا دل مجھی
اس نگوڑی سی لی نہ کہا اب کسی قابل مجھی

اور لی سید ہی باتین سیٹ اد ہر کی اسے جی چاہو کرو
آپ قائل ہو کروگی کیا بھلا قائل مجھی

رنڈیان لالی دلتی تھی مری چھاتی پہ مونگ
دق کیا ایسا کہ آخر ہو گئی ہی سل مجھی

پاس اگر رونکی نہ جاؤں مین تو لوگو کیا کرون
چین سے بیٹھی نہین دیتا نگوڑا دل مجھی

عقل نہین آتی مری ماندی کی جوتی ستی آمن
ہر گہڑی سکھو نستا کل کل سی ہی کیا حاصل مجھی

لیتی ہی انگڑائی ایسی جاک مین آ گئی
لیٹ کر اوٹھنا ہوا ہی وہی اک مشکل مجھی

آپ کی غصہ کو ڈر ہی کا جھپٹا تی ابہی
کیا کرون صاحب نہین ملتا چور ہی کا ملن مجھی

میری بیری کہا ئین ستی سی کی صاحب ہنڈیان
لڈو منگوا دونگی لا دو تل بہری سے تل مجھی

جانصاحب ایک دم کی واسطی جلدی نہ کر
صدقی جاؤن میلی ہو جانی دی تو منزل مجھی

روز پہر آتی ہی لونڈی مری کر جا کر خالی
بھاڑ مین جائی گرایہ دہ کرین گہر خالی

لال منہ ہو گیا غصی سی نہ کہانا کہایا
سنا مرزا ئی جو چکی ہین چقندر خالی

اور ہی کیا آپ کی لونڈی سی ہی لگی گا جوڑا
ما دہ لائی نہین سے آئی جو ہو نر خالی

پکھراج کہوں نہ پہنی گی ہی چ اوگلج
میکی سے میری نام کو باندی نکرذلیل
ایسی ازار بند کی ڈہیلی تو ہو گئے
قبضی مین جنکی ہون تری تکڑی اوٹرا نگی
ہاتھو نسی اونکی لاکہ کا گہر خاک ہو گیا
دیکھو مری بدن کو لگاؤ گی تم جو ہاتہ
دیکھی جو اپنی چھوٹی کی پرچھایئن سا نکو
کیا جانو میری قدر اجی سچ ہی یہ مثل
نرگس کے آنکھین ہو گئین جنید ہی لگا ری وفز

دو دجو ہری ہین پر جواہر نگار کے
یہ چل منا ؤ نگی ہین تیری ار مار کے
پڑ جاتی ہی ہر ایک کی آگی پسار کے
جیتا بچی کا تو مجھی تلوار مار کے
کنگلی بنا دیا ہی مجھی مار مار کے
سر پر چیڑ دن گی پاؤن سی جوتی اوتار کی
رسی سمجہ کی بہاگی ہین اک چیخ مار کے
بشر کی خرابی ہوتی ہی آگی گنوار کی
اک پہول کی کٹوری مین کا جل ہی پارکی

درگور تمکو اپنا ہی مطلب ہی سوجہتا
اسی جان مین تو مرتی ہون پیاری نجار کی

انگوٹھی تو یون مفت پائی نہو گی
بہلی عورتون سی برائی نہو گی

سناروں کو جب تک کہائی نہو گی
بری مرد و دن سی بہلائی نہو گی

جا سو سی کھنچی مین یہ لیتی رہین بانہیان
سر الی جان پہنی لگی کر کی کیون کرتی
گل کہا تی سو نہان سی نثار ہین گلبدن
مل مل کی ہاتہ رہ گئی تن زیب سے کی
بہیجا ہی اوسکو یار نی کمخواب بیجریات
سید ہا کرونگی آج رولی کو خوب سا
لیگئی قلندری یہ لنگوٹی فقیر سے
پہولا مر کی کٹوریان خوبن کی ہی بہار
رسی فداز عمر کی کوتاہ ہو چکے
ہونگی نہ لنکلاٹ کبہی اور نہ کام کیا
بانڈی مین جہولا مار گیا شربتی کو پی
جہنگر جو چالی پشم سی بانڈی کی اوسکو
جوڑی مین پاجامہ جو ہی چارخانی کا

انسی تو چہپ کے باتین بہی کرنا محال ہے
کاڑہیا کپڑی کا جو کو ٹہی مال ہے
ابلہ پری کا اپنی یہ تمکو خیال ہے
دین بہاری جوڑا سوت کو اسکا ملال ہے
فضہ کی ساتہ سونا خضر کی محال ہے
اٹروا منگانی پر ہوا اتر چہا کمال ہے
کیا موٹی چہینٹ کا اجی نیا ہی کمال ہے
چڑیا پہنسی ہے آکی وہ کر تیکا جال ہے
ور کوار لمداز کا کسکو خیال ہے
ٹہیا سوئی ہوئی لہرا کو ڈرکا لال ہے
کمبخت کو یہ کیسا لگا بیٹہا سال ہے
پہڑی کی جا درانی مین لورکی شال ہے
گہر جا رہ کریگی بہی کہلتا حال ہے

[illegible]

چین جب آئی گا دل کو مری بھیا یو سخت
ٹکٹکی باندہ کی دیکھی جو تجھی ای نرگس
سرز بر دستی کنواریکا جو ڈہا نگی نبو
اپنی اللہ سی بردم ہی یہ بندیکی دعا

ایک رسی مین سوا جو متابا زار بندہی
دو دلو دیدہ یا بہون ہم ٹکٹکی بچتی یا رنبدہی
کوڑ ہی اور جو تی پڑین جہت سی گنہگار بندہی
روز ہی مرد ون کی کہلی پہر کہین تلوار بندہی

جان صاحب مبی خوش ہو سنگی شاعر
ریختی مین وتر ہی قافیہ وو چار بند سے

تمسی نسیم کیا کہون وہ لوگ کیا ہوئی
آنکھین ملا ئین اور وہ لنسی ہنسی جدا ہوئی
پھولی پہلی نہ باسی صنوبر سی جد و بانج
کسٹر دسی کسیلی وہ ت ہین لگی ہرون بات
شیر سی ہوا اپنی جو بر دسی سید ہی ستا ونگی
ای خضر و جنکی چاہ مین کبنی کا ڈو با نام
[illegible]

اپنی گئی بہار کی دن سب جدا ہوئی
جنگلی ہرن سی تم اجی وحشی سوا ہوئی
وہ کیا نہال دیکی مجھی بد دعا ہوئی
مصری کو کو سا شیرین فی وہ بد مزا ہوئی
خوش رہی آپ مجھسی جو ناحق خفا ہوئی
دشمن ہین جان کی وہ ہی آپ آشنا ہوئی
دیدہ کا پانی ڈہل گیا وہ بیحیا ہوئی

٥٩

[illegible]

نہ تم اتنی سی سن پر جاو اس کلی کی ہی منزا
یہ آفت کی سی پرکالہ یہ شرکرنی کی بانی ہے

گواہی دل مرا دیتا ہے تو رنڈی پچھوڑی گا
تری ہاتہون مری جان ایکدن ای جان لی جاے

زبردستی لڑی مجہسی تو سی خانم کو سودا ہے
سڑک سی کل گئی ڈولی مری شیرو نگی گی ہے
محبت مین تمہاری مجکو دوڑا تا ہی گلیون مین
کرو کنگہی نہ ہو شہرین سی ای سنبل لٹا سیکھم
بہارا فروز بارامیر گل کے مجکو چاہت نے
ہوی طیشون سے کڑوی مجہ سی کل صرایکی تعیناتے
یہن جا بیٹہونگی میکی مین کرون گی عیش دن رات
نہادہوکی نہ بیٹھی رونی مین ضد او بہانے
نہین انگیا چرا تی تجہ چرا ئی اپنی محرم کے
چاندا کی سامنی آنکھ ہونگی گہرتی ہی عیب کے

کوی سمجہاے تو اوس بیچ ہلا کو ہو گیا کیا ہے
ڈری او ن سی تی مین صاحب نہ بیکا کلیجا ہے
نگوڑا اول نہین کہتا ہے اسنہ زور گہوڑا ہے
تم اپنی بال سلجہاتی ہو میرا دل الجہاتا ہے
بدن میرا اسی غم سی ہوا گہل گہل کے کانٹا ہے
نہ بات اوسکی کرونگی بعضتی دل مین سمایا ہے
ابہی نام خدا دینی کو ورد لی سار النساء ہے
خدا کا قہر ہی طوفان لونڈی پہ باندہا ہے
پھٹک ال دو مٹہی تیرا کیا ارطی تا اچار ا ہے
تم دیدی ہون نگسن سی قیامت کیا صاد یدا ہے

پھر ہی دروازی تو مالن نے بتایا دیکھ
سہیلی گر ہو بومنوتی کی بند ہی پڑی ہے

بیوبیٹا پڑہی تم بہیجا وہی کا مجرا
ایسی کلاوے سب پھٹو اور شلوکا پہنے

رحمۃ اللہ کے بیٹا یہ خدا کی رحمت
مری فرزانہ ہین جنگلی لئی دوبارہ

ہوگیا اونکا چہوا چہو کی بدولت چالا
ایک دہوبیا کی لئی ہری زینہ

جان صاحب ہی قصہ مین سبہتا ن ہری
ملکی زادون کی نکیون شعر مین گفتار بندہی

الٰہی بی بی بہراون نینڈا مسلا دل جلا
وہ گروہ ہی سونڈرا نکل سکے تن

سنائی دائی شادی کی کسی جہو بہی آئی بی بی
یہ منڈی بہاگ جاگی سو اہر شطرنج بہاندا

اسانی سی بہسو دی وہ کہ قصہ انجبہ ہی
سونڈرا وہ ہوا جو بیٹہ بادہ ہوہ مینو بہاندا

نہین نکل منڈہی جنبڈہی تون سب چہوڑ اربا
جو ایک ڈیلی پہساندا تو دو ڈیلی رولاندا

سونڈرا دی جان صاحب نامہ جاندہی دنیا وچ
یہ کڑن او گہرن سبہا نڈا کیسی کشمیری لعل جاندا ہی

مرتی ہین سب کی پر دیہ تاثیر ہوگئی
شیرین کا پیٹھا زہر تو تقریر یہ ہوگئی

ہی شوق گانی بجانی کا جانصاحب کو
جو گھر مین اوسکی یہ چنگ و رباب بجتا ہی

توتو اکرم کیا ہووے اوڑا ہڑی جار نی — ٹھنگا اوسہاکی رات لگا ہیا ہمار نی

جینی سہارا آپ چھپالی رہا ہی یار — اودوہم مچالی کال ہی تمہری بہتار کے

کہی کا بیٹا اتنکی لسے جالی مدری کھینچ — سنگا کو حسن ہسکے دبو چا بلار نے

سیا اس گریہ گرپہ آوت ہی کال ہے — بیا کال کیا رگیدا کہالی گنوار نے

ایسی ایک پہنار جیو ہو کی سیرین بلبل — سند کہانی کہ جوتی بنا و اچھا رسنے

او رتی بہی چڑیا کو چھینیت ہون جھجی — اونکا تو کہا ایک نے سہکا ہجار نے

ننی کا سوری بوتی یہ مدیدی ملا ہے — بیٹا کا پوت آو تہا کو نشان او نکار نے

تو کری نور و پیکی پہنک آ ہی ہا ہی پا — ڈیڑ کی تیوہ گی رہین اگن ہمار نے

بیٹا بین نداں کھو کی ہی ستی سہلہ — سوتی پہ جیو جیڑ ہا و اکچن کے اوسہا رنی

جیڑہ کی اتار ہی گشہ ون ہی غنیان اترات ہے — دیکھا تہاری بیٹا کو ساری بجا رنی

نی باج کہو کے پر کھن گہ اسی پتا — اودیکا کیا کہ اب تہاری دولار نے

ہی ابھی بیہوش بچی خبر ہووی جان اسکے | ڈر لگا رہتا ہی بی بالا بڑا ہشیار ہی
ووا اگر ہی پانچ تو مین تی جو سمنہ بیسی لوا | کیا ملا سنجوگ ہی مکار کا مکار سے

ایسی ہی اک ریختی کہ جانصاحب اور بھی
حکم آیا ہے مری نواب کا سرکار سے

جسکی تھی قبضی مین پہل پایا یہ دوزخ اسکو | ارکہ کی تہمت کاٹ لی چوٹی مری بالوں کے
اسی کر دیا اس تکبر سی سو ہی شیطان | طوق لعنت کا ملا اسد کی دربار سی
آپ ہی بیگمین کو ہر کی طرح کیا کیا مجال | اسی جواہر باز آلی موتیون کی ہار سے
باو کی گھوڑی پہ بہرتی ہین منہلین ملتا نہ ج | پہنس گئی ہمسائی اسی دولت قدم اسوار سے
خاک کی پیوند ہو گئی ہی وہ گانا جان ہم | زندگی کس کی ہوئی ہی عشق کی آزار سے
ایسی مشاطہ کا کورسی ستھری سی ہونٹی ہر | نوج بیٹی کی کہون نسبت کو اس مردار سی
جنکی گہر سی بات لالی جا سی ہون خوب بین | مین نہ کچہ کابل سی آئی اور نہ وہ قندہار سے
ہنستی بچی کو رولا دیتی ہین کیا خوبی سی ہی | اسی کہلائی لی باز آئی مین انکی پیار سی
مین تعو مر گئی بچی چہوٹون لی کی خبر | کنوارا جہل میرا اوتارا تہا اسی تکرار سی

یوسف مرا گھر مصر کا بازار ہوا ہی
یہ ایک زلیخا کا خریدار ہوا ہی

پتھر کا کلیجا کیا پہ سوت کی غم مین
وہ وقت ایسی ہو کی سل کا آب زار ہوا ہی

سسرال کو اب جانا خصر یار نگا ہو
لکی مہر شہ ہی رو تی پہ اقرار ہوا ہے

کیا جانی کوئی حال خصم جو پہو کی دل کا
کس بات پہ اوسکی مری انکار ہوا ہی

بیٹھی پہ رکھو پانون تو رکھو مرا مردہ
کروا دون نہ دل اون سی پہ بیزار ہوا ہے

ای جان مین خسرو کی طرح رہتی ہون تن سے
دل تجھ سی لگایا پہ سزاوار ہوا ہے

تمہارا دل اگرچہ پہ نہین ہے
مجھی بہی جان سی وہ بہتر نہین ہے

خوشی اونکی بگڑ تی ہین تو بگڑین
مجھی منظور رون ہی شر نہین ہے

کرون گی جو کہ جی چاہیگا میرا
کسیکا زور کچھ مجھ پر نہین ہے

پھرون گھر مین جون کی وڑتی ڈری
پہ اسندی کا صاحب سر نہین ہی

جلی پانون کی بین بلی نہین ہوں
مری پانون مین گھنگھر نہین ہی

تمہاد مہو کی شرمی روتی اوٹھا ون
مرا کہنا اگر باور نہین ہے

کیا رو کیا کہار سی تم لوگی تمہین بیا بیبی بیٹی | سوا سی بہی نہ بولو یہی بہی گا ارے بیٹا اکہری بہو

نہیں دیکھا جو کل میں ال مرا جبین بی لوگو
بلا دو جانصاحب کو بہی جو بہرا ہی

دوگانا پیکی نہ مجہ سی مدام رہتا ہے | سوا حلال میں کرتا حرام رہتا ہی
سمجھو ہیں بہا چیتی لوگو دوگانا دو دن سے | کہ جب نماز میں باقی سلام رہتا ہی
کہین شہر کی مہین چاند خانکی بات ہوا | ہر ایک سہیلی ہر اک سی پیام رہتا ہی
خدا ہر ایک کو دنیا میں تک شی اولاد | نشان باقی اجی اسی نام رہتا ہی
رسول خان ہی کو بہیجو اما سی جانکی گہر | تمہین تو سارے ہی خدائی کا کام رہتا ہی

ڈری ہوں بالی مینا سی جان اُس نکہمو کے
کہ جب کی گانٹہ میں پیسا مدام رہتا ہی

لی بنا آتی ہی بگڑی ہوی تقدیر کسی | اچہی سوجہی ہی بری وقت میں تدبیر کسی
سچ مجنون کی ہو باتون سی نکہون لیلی کو | شہ و دیوانی کی خوش آتی ہی تقریر کسی
اپنا گہر سہر نہ کیا اس وقت کی حاکم کو بی دیسا | ملک چہین جاتی ہیں بل ملتی ہی جاگیر کسی

۶۵

برابر گر سینی بیسبت کی تہ رہا ہارا ہی
تجیت ہی محل کے کنگر بکیا تو سہارا ہی

سکھا ہی چاند صاحب بیسٹ کو سہارا ہی
تجہی جیسی چھپا کیا سو یہ تو آشکارا ہے

سنو شیرین عجب ٹیلا سا مضمون ہمارا ہے
چھپا سی چو بدلی میں بنا گویا کہ آرا ہے

ہوا یہ آ کی سید بکی بنا میں تا فتا نین ہیں
جو کوئی چاند سورج کی طرف کرتا اشارا ہے

مرادی گر کہوت سداق کی عشق فلک
ہوا سید بکیا پیدا و دیکہو برابر تارا ہے

چھپائی کی سنو ہی تیری کی چاند سیتی
نہ اچھی چاند سہلی کیا تو رو کا کنارا ہے

وہ شہزادہ سہیلیں [illegible] سکا تیشم سحر کیسے
کیا سو دیتی وصل ہو کی پچھی سکا کیا ہے

نکالی شہزادی کو پیدا اقرار کیا جھوٹا
نہیں ہیں پھول کا طوق کیسا نیو کا ستارا ہے

ہیں شک تیجی سیون یا نیدن تیشم [illegible]
یہ دلمیں لکھیا آپکی کیا مجھی کتنا ہارا ہے

خدا کا خود کی گر کی تجھ ہزار شکر و دیا
جو ونکی واسطی پاندسی کی سیس پیارا ہے

خدا شاہد بیہی کی بی جی میں احسان ہیں کی
اگر سرسی گسینی میری تنکا بھی ہارا ہی

مہا جن تمہاری ملی میں باتیں کرن جا
یہ کہی چاند صاحب آپکی الکھ گودارا ہی

[illegible]

وہ ہاتھا پائی رات کو مجھ سے جو چاند تان	محرم کتان کی تھی مری یار نار کی
کندن ملی فریفتہ مری آئینہ جان	رنگین ہاتھین سنگی مری سلوہ کا
کو سما ہی مجھکو سوتا ہی پر چھپی گل پہل سے	اوسکو نصیب ہے اچھی کوٹھڑی گنہگار کی

ای جان اس روش کی شگفتہ ہین مری شعر
صحبت رہے نسیم کی برسون بہار کی

گھر سی تجھ نحس کا قدم نکلی	یا نگوڑی مرا سے دم نکلی
ای وو گانا خدا کرکے	رات کو کل مجال سے ...
مرثیہ حسن امام باندی اودھ	پیل کے ماتم کہین علم نکلی
مردمردون مین جب نہ تم سیا	کیون نہ ہمدم پہ تم یہ دم نکلے
رکھوں اوس گھر مین جا کی جب مین قدم	ننگی سر آپ کے حرم نکلی
لایا جو دانیاں کی کل گیہون	سیر مین یاد سیر کم نکلی

اپنا تم نے کہا کیا ای جان
گھر سی رنڈی کی مرتی دم نکلے

[illegible]

آتشک باغ کی گہو مرے ہے ان روزوں سوار
ہمن ہی جا دین جو جبی پہنک تن مہتابی
سو بہنکن جلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہے
کس قیامت کی ہوا مہر فشا گرمی ہے
رنگ و اسوخت کا تماشا ہی غزل سی اونکی
باجی آتش کی طبیعت مین بلا گرمی ہے

اسکی ہاتہون سی توا ہی جان ہوا ناک مین دم
دیکہی ہوتی یہ کس روز ہوا گرمی ہے

بہری جو حرف تہی قسمت کے وہ تحریر مین آگر
مین ہوا ہی نہین لیلی کے اور مجنون کی سیاہی ہو
زنانیکی ہوا صدمی مری تقدیر مین آکر
سراسمہ ہے غم خبنگل نہ کیون جاگیر مین آ ہی
ملی تو سمد ہیانی ہو سمجہ کر بات کرنا تم
نہ لی دُہ سب کو بی کلمہ ہی ہوا تقریر مین آکر
بیرا نقشا کرون اوسکا قلم ہونا ک نانی کی
جو کچہ ہی نقص اہی ہو مری تصویر مین آکر
کنوین مین گر کی جاون اوتہا وہ ہانہ جلنے سے
قسم اس سر کی باجی فرق گر تو قیر مین آ ہی
زلیخا وہ تہی جو رسوا ہوئی یوسف کی چاہت مین
نہ مانون حکم یہ قران یا تفسیر مین آ ہی
مین کافر ہی ہون پا پوش سی نہ اکی آنکہون ملی
وہ نکلی بات جو اس نہ ہو ہی پیر مین آ ہی

بتوفیق نطق آموز زبان انسان

یہ مجموعہ نازک خیالی گلدستہ رنگین مقالی کارنامہ لطائف و ظرائف مسمّی بہ



اہتمام و انتظام سے سید محمود علی مہتمم و منیجر کے

مطبع منشی نولکشور واقع پٹیالہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد مین پہلی بیان ہو اوسکی رحمت کا
تو وہ عالم سایہ مین ہی ایک وہ دامن ہے رحمت کا

سزا الٰہی نظر آیا او تھا پردہ جو غفلت کا
تماشاگاہ عالم مین تماشا اوسکی قدرت کا

محمد پہ ہوا ہی خاتمہ باجی نبوت کا
علی سے ہی سلسلہ یہ اماموں کی امامت کا

بیان کیا مرتبہ ہو فاطمہ کے شان و شوکت کا
ملا زہرا کو رتبہ مصطفی کی بیٹی ہونیکا

دیا جو مرتبہ بی بی کی بچوں کو شہادت کا
گنہ بخشائینگی محشر مین یہ نانا کی امت کا

ہوا مشہور نبی کے بعد ہی حسن کی خلافت کا
تو وہ عادل ہی رہیگا حشر تک جسپہ چلا الفت کا

علی ہی خانہ زاد اللہ کی ایسی لیاقت کا
کہ بیت اللہ گھر ہی میری مولا کی ولادت کا

نکہو وہ نکلتا ہی خصم جس کو بناتی ہون	کسی کے پاس رو لی ہے نہ کپڑا میری قسمت کا
پہ ہی چلو دنسی کو منہ نہیں مجکو لگاتا ہی	کری کیا پاس میری ننگی بھی ہی صورت کا
مین بلبل بن گئی کوا ہون صیاد جلا ہی	اوڑ ہی ہاتہونکی طوطی بولتا طوطی ہی خست کا
مری تقدیر الو کی خاصیت ہے پیدا کی	لو البستی گہرا و حجر اگہو سلا ہی ہی وحشت کا
کرون کیا رنج مین بیٹھا قفس کرتا ہی جو میرا	ٹپر بیمار مین نو رکہا نام ہی عنقا سخاوت کا
نہ پہیلا پانو مر جاوقی تو کر لے ری ٹوئی	حیا کا قول ہی ہر دم تقاضا ہی غیرت کا
مگر تکلیف مجکو نکی ہی کہتی چل نکل گہر سے	حیا غیرت کو بکتی وہی لو اور ڈھونڈ ہمت کا
حسین باد مین پہنچی دیکہا خیر جا ہی ر	برستا ہن ہی نشتا نہ ہی طرفہ دری دست کا
وہان بہی سنگی بی بی کی جبا ٹہری گئی نکی	مری خاطر طریقہ صبر کا نکلا قیامت کا

مین وہ ڈ ہی جہہ مہیتی جبا الصاحب نور ہی پایا
اجی اس طور کا لینا ہی صاحب حقارت کا

طرح مشاعرہ نواب غضنفر الدولہ بہادر مصرع طرح جناب آغا حجو صاحب ہندی

پہونچین تل رہا ہی کا نٹا ری چمن کا

میکا کبھی نہ سسکا کھوٹی کھری سنائی
وحشی بنا کی چکھا ہے مال رام دہن کا

اک تھان گلبدن کا پھولام کا دیا ایک
کیا مفت میں گل نے مسوڑا ہتکا کا چمن کا

عزت میں لاکھ بنا لنگ جا سے زیر ہو حاصل
ٹکسال والیونکی یہ طور ہے چلین کا

پیڑو کی آنچ دلکو دوزخ سی کم نہیں ہے
اف اف عجب ہے عالم کچھ پیٹ کی جلن کا

اپنی گتوں سی تھی گل آپ یہ کہلایا
گاہن کو تھان بھیجا پھولام گلبدن کا

میرا ننہ تو غصہ سی تیری نہ ہین جھوٹ جوڑ
اب میری تیری شاہی سے بھائی ادھرن کا

کیونکر نہ ہووے گھر میں بھالی سی ننھا جینگی
آئی تھی پیٹ کی وجہا سے ماہ دستا ٹھنکا

تو شاعروں میں نامی ہے آج جان صاحب
ہے ملکوں ملکوں شہرا ہو جی تیرے سخن کا

مردہ دل ہے شکر کی تاہنی ایلا جاتا
ہے تو کل پہ گزر تکیہ خدا کی ذات کا

صبر ہمکو کیا سو شیرینی شیری کیا پیا
دلکو صندلی ملی ہر کار سا پھبات کا

اپنا حصہ چاند سو ہے بیج میں ہی دروشیان
حال ہے رنڈی کو بد شن سے ہی قوات کا

چھاتیاں بھڑوانی سی ابھی ملواون مفت
[illegible]

اجی کھولی الفو جیوا رہی دوگانا
نہ کیون بولی اچھی ستارہی دوگانا

کنوان میری خضرو کا بیٹھا نہ کہاری
نہ ہی پانی ہلکا نہ بھاری دوگانا

کیا میری دل کو ہی عاشق کسو نے کیا
نکل میری گھر سی تو جا ری دوگانا

لگی تیری چالون کو لوکا نگوڑی
تو ہی ہاری جیتی مین ہاری دوگانا

کہین دیدہ ہی گھٹنون کی آگی نہ آئی
قسم جھوٹی سچی نہ کہا ری دوگانا

سو لی تاڑ ہی پی کی لتاڑ ہی گئی ہے
مری کہا گئی سوکن کٹاری دوگانا

تیری گھر مین حصہ کو آون کی جھینیان
مین آپ اپنی دو ونکی کہاری دوگانا

بہی لاکہ من کی ہین ہلکی نگوڑی
ہو اپاون جسدن سی بھاری دوگانا

یہ ہی بحر شکر یہ ہی قند مصری
تسلسل مین گرگی پاری دوگانا

ہی کا اسپ بحر مین پانچ صورت کی حرکت
یہ ہی بات پہچی ہماری دوگانا

پڑھی ہی پاؤ وہی نہین جاتین ہرگز
کہین بیتین ایسی یہ ساری دوگانا

ہوا جا الصاحب بہت کیا ہی عروضی
کہے شعر صنعت مین کیا ری دوگانا

خالی میں تو کیا نکلیگا مہتاب کا ڈولا
جب عید ہی کی چاند کی مدر نہ نکالا

گیسو تر سش ہوون کب سے کہتا ئی مین پڑا پہچ
قبضی سی لی جی سوت کی زیور نہ نکالا

کبنی ہی کی کٹ جاتی جو کر لیتی مین گہر بار
اس اسطی خود ڈہونڈ کی گہر در نہ نکالا

کب میری سر سی لبست بکہاتی نہین تو نی
سو ئی ہو ئی کب چوٹی پکڑ کر نہ نکالا

کیا سو گئین کہڑ دائی جو تہین سونی کی نتین
فاقون مین بہی جن وہ گرا ادر نہ نکالا

گہستی سی لگی بیٹہی ہے بہو ہری خنگلو
مشاطہ نی بہی ڈہونڈ کی اک سر نہ نکالا

قسمت مری خولاد کی بلی بیت مگر سنز
سو بار یہ بیٹہی گئی جو ہر نہ نکالا

مین آپ کی مان بہنون کا دم ناک مین کر تی
کچہ خیر ہے مین نی بہی کبہی شر نہ نکالا

قسمت کا مری پہیر ہی ہم کی رہا سا تہ
اس برا وہ کا خالق نی بہی چکر نہ نکالا

طوطی کی بہی مینا کی بہی بوٹی سی ہین چپکے
اب تک تو کسی بیگ نی اک پر نہ نکالا

اونچی ہی نہ نیچی نہ زبون سہل نہ مشکل
کیا شعر پڑہون کو ئی بہی بہتر نہ نکالا

ای جان کبہی ہمنی بہی جہنجیا نہ نکالی
تم نے بہی کبہی ہمیسو بنا کر نہ نکالا

۷۵

نو پیسی کہاری کی تو گہر والی ہی نگی
مہمان لٹا نیکو کچہ آئی ہین گہر اپنا

بیٹہی ہی نہین کہنی مین ہ غیر کا بچا
سچ پوچہو تو کیا زور ہوا ما دیر اپنا

دو پیسی جو ہم کوڑ یا خانم پہ او ٹہا مین
حاصل ہمین کیا کونسا دو بہری زیرا

اس درجہ ہوا سر مین نسیمن سے سمائی
برباد کیا زندگی نی دہکڑی پہ گہر اپنا

ہے کاٹتا جلاد کی بہی کان نگوڑا
ایسا ہی خصم اوہی موالی کڑا اپنا

تلوار چلی مجہپہ مری آگی سے جب سے
مردون سی ہوا ہتوہی دیدہ نڈر اپنا

کچہ سوت لی ہے کر دیا تقدیر ہماری
ہر سون ہی نہین مردوا ہوتا جر اپنا

بہروالون کی ہاتہون سے وہ ناسو پڑی ہین
چہتا کہون بہڑکا کہون چہلنی جگر اپنا

ہوجائی کسی طرح سی چہوڑا یہ مسافر
اہا جلد ہو دنیا کی سرا سی سفر اپنا

اب بس گٹا عنبر نہ گہستا ہی صندل
نرگس سے مری لوٹتا ہی خوش نظر اپنا

ہم کیون کہین ہی جان یہ خضر وہی بکرن
کچہ فائدہ کہنے سی نہ کچہ ہی حضر اپنا

مردوی ترا دہ تہا ادہی رہتہ ہو گیا
رکہ کی مرنا ہی کو کیون جامہ سی باہر ہو گیا

کرہی کی اودہر ہی چہوڑ سی چشم کا گہر کیونکر
ابہی سی کل ہو ہی سوسن کی سی زبان خراب

چڑہا نہ ہووے تیوڑ ہی ہو وہین شتابی
ہوا ہی خم سی ہو ٹہی ہی وہ ہی کمان خراب

جو ہین نہین کی باشندی ملک دشمن ہے
یہ جان کی ہوا کرتا ہی آسمان خراب

انگوٹھی بلبلی ہی بنواتی ہیں سامہ کی
پہڑا یا تمنی ہی سو جن سہبت نشان خراب

کہانی اس سی تو ہم رنڈیون کی بہتر ہے
حکیم جی تی کہی شب کو داستان خراب

مین نوچ بہیجی قلعی کو سیرا کنہ اجہڑا
سنی نہ سید ہی کیا میرا باندان خراب

کیا ہی گورون لی جسدن سی لاکہہ ہو ہین بزن
ہر ایک ہو گیا آسیب سی مکان خراب

کبہی نہ شاعری ان کا تہون کو آوی گی
سحاوری مین ہووی کا بستا بیان خراب

کیا جو روتا ہی موقوف چیرہ گلشن بلکین
برستا بلبلہ نہین کیون منہ تو دہان خراب

فقیر ہو کی نہ لی لوک کی امیرون سے
یہ تجکو کرتی ہی لی می جان آن بان خراب

تم ہو ہی گہر بار کی بنو بنو انسان اب
جن چلیپے بچی کی کیا رہ گئی ہے چہوان اب

پہلی دو چیزون کا کرنا ہی مجہی سامان اب
رت جگہ تو کرچکی کرنا ہی دسترخوان اب

ای جان جیتی جی تری صورت نہ دیکھونگی
ایسا ہوا ہی تجہ سی مراول کباب اب

کیا نصیبن کا خصم نکلا ہی بہونڈا بدنصیب
وا ای قسمت تہا نبخنی کا نصیبا بدنصیب

دی نہ دشمن کو خدا اولاد بیٹا بدنصیب
ہوتی ہی مرجای ہو تجہسا جو پیدا بدنصیب

ایسی شادی نوج ہو نرگس خصم بیمار ہے
کیا ہو کم بخت آئی لیکی پیرا بدنصیب

چار چالون ہی مین ڈائن کہا گئی سسر کو ہائے
تہی سہاگن ہو گئی اب سامن رنڈیا بدنصیب

سے مثل وہ آگیا ننانوین کے پہیر مین
بن گیا قارون کا خود آپ بکا بدنصیب

کوڑیا خانم سخی سی سوم ہو جاتی ہی جو
خوش نصیبون کا بنا دیتا ہی پیسا بدنصیب

آبرو لی چہیل کی پینٹھی دیکہو لاشنک سیا
چہوڑ دیتا ہی اوسی باسقی پیٹا بدنصیب

چپٹی لڑنی نی یہ آبادی کا چہڑوایا خصم
بستی خانم کیسا گہر آباد اجڑا بدنصیب

لو سجاہون بخت کی لونڈی سی بہگا کالا یاہی
میرا گہر والا موا الو کا پٹہا بدنصیب

مسخرا پن جو کرے وہ پوچہی جاتین آج کل
رہ گیا اب بیحیائی کا زمانا بدنصیب

ہم ہوی بڑ ہیا جوان اپنا ہوا حسد مکار
قدر دان ملتا نہین اب کوئی ٹہرا بدنصیب

بے ناکی ہستے اٹھاتی نہیں نینا باپ
جورو کی منہ سی کرتی ہیں بچونکو پیار باپ

بنو شکل تیج بچی پیشہار سی ان بہلی
بہتر نہیں ہی ہو جو تو نکر ہزار باپ

با پوش با سی نہیں اولاد کو بہن
بعضی نگوڑی ہوتی ہیں ایسی چمار باپ

پہلی تھی جورو بانکی کہہ اب تو سراکب
نطفہ یہ ہی پیادہ کا اب ہی سوار باپ

دو باپ فتح خانگی تو میں ہی ہون جانتی
آگی بھی خبر نہیں ہون اونکی چار باپ

سمجھائی کسکو کہکی ہے باپ پکارتی
بچی کا کیا تمہاری ہی سچ سچ گنوار باپ

مری تھا ہی دادا باتین ہمایون کی وقت سے
جیسا ہی بیٹا ایسا نہیں ہوشیار باپ

بیٹی کی باپ سی بنی خانم بگڑ نہ جائے
دو رانی ہو پہ آنکہ ہو اند شعار باپ

تھی شمع جانتی سبھی اپنی حیات کی
عاشق تھی میری تھی نہ تھی پروانہ وار باپ

مین گل تھی اونکی وہ مری بلبل تھی و نگر
ہوتی تھی باغ باغ مری ہی بہار باپ

بیٹی کی سوت جو بنی غارت ہو ایسی مان
دیوث ایڑی چوٹی پہ وہ ہوشیار باپ

دونون میں اپنی جورو ونکو روز مارتی
بیٹا بھی نابکار سو نابکار باپ

ناراضگی سی جاتی ہو ہو گا نہ حج قبول
مان زار زار روتی ہی اور زار زار باپ

میری دل مین ڈالنی کو آئی تھی ناسور آپ
کر چلی تعریف سوکن کی میان منظور آپ

بیگما جی پوچھتی ہی آپ سی چھوٹی بہو
میری گہر سی پاس مین گی پیش پڑی لی وہ قدم

بوریی کو فقر کی شاہی کا سمجھی تخت ہو
توڑ کی جو پاؤن بیٹھین لنگڑی ہو آپ

ناگنی اوڑھو گی کل تکیہ سی پھر لی بوریی
صبر سی کیجی قناعت وہ نہین مین سو آپ

ناک مین تہی ہو بڑی موذی تم اپچی لی میان
کر گئی جا یہ علامات زر بار انگور آپ

شوہر ہی سی لوا یہ صاف کہتی ہون میان
عورتین دنیا کی ہون ادہر روئین ہین مجبور آپ

ہم کرین گی انکیوا وسن رلبن جھک کر سلام
آئین گی محشر مین جب اور گی مسرور آپ

کریان سیدا وہی اور دکھو تمہاری بہائین گی
ٹھنڈی ٹھنڈی ہو چلی گہر سی کی مقدور آپ

لڑ پڑین ہمسائی جی مین نی جو غل سی کہا
انکی کیا سیاست مین لگا وائین گی مزدور آپ

کس نی سمجھتی نی کہلا دی ادہی باتوں کی تہلیر
پاؤن جا لیوین نہین یہ شین مین چپ ہو آپ

کس سی کی بہیجی آئی یہ فلک سر آپ تک
مجھ سا ادہر سی جو کچھ کہی نکور آپ

پڑ بہا جو ٹد امیرا منشد داو گی ہو واہ واہ
اختیار اپنا نہین کیا مین ابہی مجبور آپ

کیا غضب ہی یہ جو سن پائین شری چھوٹی حضور
تکو سوالی ہی اپنی تو منظور آپ

علی کی تیغ پری جھوٹ اُس کو جو سمجھو
بھوین ہین عیدی کی ذوالفقار کی صورت

قلمی ہو ناجی ہو شہرہ ہو سحر آیا ہو
ہے انکی لکھنؤ مین روزگار کی صورت

یہ پوچھی جاتی ہین چارون کی قدر ہوئی ہے
شریف کی سی نہین اعتبار کی صورت

ذلیل سب سی ہوا اب ہے شاعری کا فن
نہ شاعرون کی رہی کچھ وقار کی صورت

قصیدہ قطعہ سی گدی سی حیص بیص بدتر
کسی گدھی کو جو دو تو ہو نابکی صورت

دکھائی اپنی نگوڑا احرامی تحیر مستی
صلا نہ کوڑی سی دی بولی حمار کی صورت

اوس اجڑی باغ کی بلبل ہون ہی ابو الگلشن
سو اخزان کی نہ دیکھی بہار کی صورت

پھنسی نہ جال مین صیاد خان کی مین بلبل
فریب بینی کی اوسنی ہزار کی صورت

یہ چشمی آبرو کھوئی گی جوہری کی لیے
لگی کی یہ بھی جواہر نگار کی صورت

ہر ایک مرد کی سینہ پہ آنکہ پڑلی لگی
ہوی پھچون کی جو کچھ کہ ابھار کی صورت

اور اب تو وہ ہی مثل یک انار صد بیمار
ہوئی ہین چھاتیان جیسی انار کی صورت

مجھی کو دینی کو سونا پالائی تھی باندی
ملاؤن خاک مین اس نوبہار کی صورت

سدا بہار یہ لطف سخن گل کا نہین
ہوا گلاب سا بجا گنوار کی صورت

ہوگئی دیکھتی ہی نشّی ہمسرِ ن — یا وداد بار ہانہ سارا لوٹ

ہان ہان کرتی رہی چہا ہی گیا — آنکہہ ٹکی سامنی چہکارا لوٹ

جان کی طرح اوسکی حافظ تہی — سمجکی بیچون سی وہ پیارا لوٹ

لئے جاتا تو ہی نہ جای مگر — دیکہہ کر بہیجو استخارا لوٹ

بیچ دیتی ہو جانصاحب تم

جنیا مسر شعر ہی تمہارا لوٹ

یہ ہوا سر مین سما ہی ہوئی ناشاد عبث — گہر نسیم سے کے روش کرتا ہی برباد عبث

دونون صہل مین جنو بر ہی محل سی نکلی — ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث

لال خان جن کر ہی گا تیرا کدن لالن — جان کی تونی خصم یہ کیا جلاد عبث

کہتی ہین اشرفی خانم سی کہ تو کر نالش — میر ارشاد علی کا ہی یہ ارشاد عبث

پہلی ہی چاہئیں اشتام کی کاغذ کو روپے — ہو کی نادار چلی کرتی ہین فریاد عبث

دس نہ اک پیسا دہ ہی کو ملیا خانم رنڈی — دم گواہی کا سوا بہرتا ہی مداد عبث

یہ فضیلت مدار گہر وا لا ئیٹرا فاضل ہے — اب وکالت لگا کر لی نہا کیا داد عبث

کیا ہی بندہ جو بات مجھ سی کر سکیں منکر نکیر
ہی عجب معشوق یہ قرآن خالق کی زبان
حق سی حق آلی [illegible]
دیکھ [illegible] دشمن دوست [illegible]
قبر کی اندر نہ آتا سستی ہو منکر نکیر
ہی فرشتی [illegible]
وہ ہیوں [illegible]

ہی خدا ایک سا کہوں حق حق پڑھیوں [illegible] حدیث
اسی ابی بندی بجان سکی اسطی [illegible] حدیث
آل پیغمبر کی سو قرآن پیغمبر حدیث
[illegible] ہی میری [illegible] حدیث
سن لو تم قرآن بابر سن لو تم بابر حدیث
آل [illegible] پڑھ کر حدیث
[illegible] ملک الموت [illegible] حدیث

حبا اصحاب حسب عاشقانہ شعر اب سکین کہو
[illegible] کی نئی نکلی بہت بہتر حدیث

قیس مجنوں ہو گیا ہی عشق کی پڑھ کر حدیث
عشق کا وہ مرتبہ ہی عشق ہی خالق [illegible]
ہیں زلیخا عاشقہ یوسف سی پیغمبر کی [illegible]
عاشقہ ہوں اپنی پیغمبر کی ہیں بلقیس سے

حسن کا لیلی کے بندہ ہی آ ہو باور حدیث
مصطفے محبوب حق کا دل ہی [illegible] حدیث
[illegible] حسن کے ہوں عشق کے گھر [illegible] حدیث
عشق کی [illegible] حدیث

سفری ہی آہ دل شعلہ بار کی باعث
[illegible] ہی رہ میں منزل پہ ماندگی [illegible]
صبا میں ہی شگفتہ ہوا غنچۂ دل
کسی روش چمن روزگار کی باعث

[illegible]

کرنی جان کو باور نہین مجھسی تو کہین — پاس بلقیس کا کرتی تھی سلیمان عجب

کہا کی کیا جائیگی کیا آرزیگی کہا کر جیلا — تین من وہ ہاتون کو یہ جاتی ہی جہان عجب

آپ سی مردود ہی بنتی ہین خود دیوانی — عشق مین پہونکی جاتی ہین مسلمان عجب

تو بہین توجہ مین فقط گہنی گہنانی کی لتی — ایسی تو ہر سکو سلام آئی ہین نوخوان عجب

ہین کہلاتی وہ ہمین اپنی فری کی خاطر — صاف تو کہتا ہی تم کرتی ہو احسان عجب

سود میانہ تو ہی نادر مجھین خیر ہی کچھ — ٹھیک کہانی کا میان کرتی ہو سامان عجب

اوس سی بہتر نہین کیا کوئی پیکی جیٹھی — تم تو جنجال کو لی بن گئی شیطان عجب

حشر کا ڈر نہین شیطان کے بہکانی سی — کر یا مغرور سی ہی دنیا میں یہ انسان عجب

حکم اولاد نہ کام آئیگی دولت اور زر — چارون کی لئی شوکت ہی ہاتہ شاہان عجب

جلد اہی جان کہین حیرم کی اب پر رویف
حسن کا شور ہوا در عیب کا ہی دہیان عجب

اک سپاہ دہوند تار آیا تہا اکی سو آج — آنکھی ہین صبح سی مشکی دو لگا ور آج

خوش نظر بنی پیاسی گہور کی اونسکی آج — وہ نون بہی ہو گئی نرگس بیمار آج

[illegible]

[illegible]

یہ شاہزادی سے اک گدا نے سوال کیا — عطا ہو حسن کی دولت میں ہوں گدا محتاج

نگوڑے مردے جو بھگدڑ میں بھی نہیں بھاگی — اونہوں نے دنیا محلہ کو کر دیا محتاج

لٹی ذرا بھی نہیں کہتی ہیں کہ خوب لٹی — یہ اونکی لکھتا ہے جنت کا ماجرا محتاج

عوض میں نیکی کے لو اس نگوڑی کا لیا تن سے — جو اونکی در پہ کوئی جا لگی ہو کھڑا محتاج

کہیں کہ تجھ سے ہم فقیر ہیں چل دور — یہاں نگوڑی ملی گی ہوا ہو جا محتاج

یہ حال اب ہے زمانہ کا صوفیا خانم — کبھی جو وجد میں آ گئی برا بھلا محتاج

جو سننے والی ہیں وہ بیچارگی کی داد ہیں — کرے سنیں نہیں سمرہ کیا بکا محتاج

کچھ اور شعر اسی رنگ میں کہو اے جان
ہے فاقہ کش نہیں اک تمسا دوسرا محتاج

اس انقلاب نے ہر ایک کیا محتاج — زمانہ ہو گیا بھگدڑ سے سے لو محتاج

دیا خدا نے ہے جنکو حقیر چشم ہیں وہ — کسی روش نہیں نرگس ہوا اور امحتاج

کیا ہر ایک کو ملکہ معظمہ نے نہال — امیر چھوٹا بڑا اک نہیں ہا محتاج

تصدق اپنا عطا چھیلی سب کو کی تنخواہ — وثیقے والوں میں ہے کونسا بھلا محتاج

قاصد وہان سے آنے کی سلامت محال ہے
دیتا ہے تو عبث مجھے پیک خیال رنج

جلیسے بغیر تھی وصل مین اب کی ہجر مین
مشہور ہے جہان مین خوشی کا مآل رنج

جینا ہمین محال ہی اور رشک ماہتاب
چوٹی کی گیسوؤن نے دیے ہین کمال رنج

راضی وہ ہونگے وصل پہ اوصاف ہجر سے
نقش طلسم جسکو بنا تا ہے حال رنج

ہم خوش نہین ہوئے جو لڑے وہ رقیب سے
ای جان کب سینہ مین اونکی ملال رنج

بدتمیزی سے جا بیٹھے ہرگز نہ حیوان کیطرح
ہمیشہ انسان کو لازم ہے انسان کی طرح

قیس رہتا ساتھ لیلی کی حدی خوان کیطرح
تھا وہ دیوانہ رہا جنگل مین حیوان کیطرح

روح کو ہے جسم مجلس جسم کو محبس نہین
گور ہے ہی خانۂ تاریک زندان کیطرح

وہ شہ ملک جنون ہون قیس تھا میرا وزیر
داغ سودا تاج ہے تاج سلیمان کی طرح

دیکھ کی رو دیا جو داغ حسرت دیدار یار
سینہ مین آنکھون سے سینچا گلستان کے طرح

دیکھتے ہی مجکو اوس نے رخ چھپایا زلف سے
بنگئی صبح وطن شام غریبان کی طرح

آہ کی تیتی سی روشن داغہای جسم مین
جل گئے ہون باغ مین سرو چراغان کی طرح

منگوائی گون بنتی تھی وہ لائی بن سرخ | قطامہ ہون پہنی محرم میں گون سرخ
پہنی ہی جو پراہن تو آئی تھی ولہن سرخ | اک رات کی بیاہی کا مناسب ہے کفن سرخ
کیا تیل کی مہندیکی بہاری بین تھی تپی | نیلا ہوا پیڑ و مر ا ہی جو آئی بدن سرخ
پہولا جو ہو اڈہاک ہے اک آگ لگی ہے | آتا ہی نظر گر ہیو تجین کہ سون ہی بن سرخ
کولاسی ہیو رنگت تری تو آگ کا پیلا | غصی سی تکیون منہ ہو ترا شام بدن سرخ
کالا ہی حبش شہر اچی شام ہی گورا | کشمیر ہوا زرد بدخشان ہی یمن سرخ

اک مردی نی سینہ پہ گل بخیہ جو کہائی
ای جان نظر آگیا لالہ کا چمن سرخ

مقتول جراحت کی سبب بن ہمہ تن سرخ | تشریف شہادت بھی ہی رشک چمن سرخ
خونرنگ عجب چہ تا تل کی زمین ہے | ایسی تو شفق بہی نہین ہی چرخ کہن سرخ
گلگشت چمن زار مین کیون پہول کی عیش ہیا | ہیو جہ ہی منہ غیظ سی ای غنچہ دہن سرخ
پامال کیا زخمی شمشیر ہوا کو | اوس مہر کی جوتی کی نکیو تکر ہو کرن سرخ
کیا خون غنا دل پہ کر آج ہی باندہی | ٹپکا جو اٹھا ہی یہ ای رشک چمن سرخ

کہانی اچھی بہتی سناؤن مردون کو
کسی کی پہر نہ کبھی آئی داستان پسند

یہین وہ کسیل کی جو رہ ہون جسکا عاکم ای
ہزار بار کیا ہون امتحان پسند

خراب ہونگی محلی کے بچی ای باجی
کیا ہی کسی نی ہمسائی مین مکان پسند

جو اون کی ام ہون ای جان پہیر لادو تم
نہ حسن وان ہی ہی اور نہ پاندان پسند

کیون نہ موباف کی کلیان ہون گل اندام پسند
جانور مردو ہی کرتی ہین یہ گلدام پسند

اب تو کنگہی نہ قصائی ہی نہ حجام پسند
سارو ہامالی کا اس دور مین ہی کام پسند

تم سی لینا نہین قسمت مین وہی کی سوا
وہ بری ہون مرا اچہا بہی نہین کام پسند

پہول اسوا سطی انگیا مین ہی رکہی محرم
کوری چہپا کا مہینسی آئی یہ گلدام پسند

نام قرآن مین تو مصحفی خانم نکلا
آیا سین علی باپ کی حقا نام پسند

رسی جلجاتی ہی رسی کا نہین بل جلتا
بات بد کرتی ہین ہر وقت مین نام پسند

جا بجی بہی وہ انا ہی نہ دیکھی آغاز
مرد ہو یا کہ ہیڑی کری انجام پسند

او سمین ای جان ہی یا ب نوچ تمہاری جاؤن
میر با قر کا نہین مجھ کو حمام پسند

سنہری اور روپہلی تمہاری بازو پر
کبھی نہ روس رخ یوسف جمال کو دیکھا
ہر ایک دیدہ اختر فلک تک پہونچی نور
قسم ہی تجکو سپہر کی یار تک پہنچی

زیادہ شمس و قمر سی ہی جلوہ گر تعویذ
کوئی مین جہوڑی ہی مین اکثر دم سحر تعویذ
جو دیکھی رشک سی یہ تیری ہی قمر تعویذ
یہ خط نہین ہی سمجھ اس کو نامہ بر تعویذ

جلا رہی ہجے یہ قلب جانصاحب کو
سمجھتی بغض کا ہے آتش سقر تعویذ

کیا ہوا یہی نکالی جہاڑ کر سو بار پہ
جھلکی مین مہکی یہ وشنن سلمہ سن طلہار پہ
سیر دیہم سی نگوڑا لال خان مجرم ہوا
میا لسی باہ ہوں قبضی مین آ اونگلی کہو
دنگہ بگی مین بلت سی گس کا دم ہی ہوا
تا کسا چہوٹی نکالی جانی سچ مین کہتی ہوں جی
جانصاحب بات کا پورا ہی یہ منصور خان

شل کہی قسمت نی بازو ہو گئی بیکار پہ
شمع والی سچ ہی پروانہ ہی تہا شیدا پہ
جہور مہندی کا چہڑ ہا انگیا کی کب تیار پہ
شوق سی رکہ دین گلا شمشیر خان تلوار پہ
دن نہین کٹتا نظر آتا ہی نس بیمار پہ
مشکی عنبر سی رہی کہل جائی گی سرکار پہ
حق ہی بولی جا لنگا گو رکہ دی حاکم دار پہ

پاؤ ادہی ساری ہنیدی پاؤ گی ٹنی تو دو
ہو وہ جامہی مانگتی شادیکی تم ہر آن روز

جشن سی جمشید کی شادی کہین ہوگی سوا
ویسی ہی ہوتی ہین شبہا نہ اچہی سامان روز

منہہلی صاحب چہوٹی صاحب ہین بہی عالی دماغ
ہم جو ہو وہ اعلی ہی مہی فرمان روز

جلد دیکہین آرسی مصحف کہلین دولہ دولہن
مانگتی یہ ہون دعا پڑہ پڑہ کی مین قرآن روز

زرد جوڑا تم جو پہنوگی ہنسی گی زعفران
دم کریگی ناک مین رنڈی سڑی سلطان روز

دوڑکی لاتا ہی کوڑی روز یہ میرا میا
پہبتیان تم پر کہی گی وہ اچہی شیطان روز

عرض کرنی سی مری بچی کو نوکر رکہ لیا
شکر ہی اچہا بہ اکر یا وہ لگا ماجان روز

زرد جوڑا ہو پہنیگی نیلی پیلی سوت سی
بہیجتی جسکی لی زردی کی ہو نو خون روز

یا الہی شادیان ہر روز اس گہر مین ہین
عیش کرتی اتیو ہین چار وعدہ اور دیوان روز

پر سلامت یہ رہین کہتی ہین میرا مان گو ز
پوچہ چہر کت سی تو مین بنجاتی ہون حیوان روز

مین بہلین کیا جانتی لاچار ہون تکلیف سی
گر گیا نظروں سی جو سائل ہو انسان روز

ریختی مطبع مین جائیگی یہ اب سن لین حضور
جان صاحب کا ہی چہپتا آج کل دیوان روز

فولاد خان گندر نی لگی ہم پہ دن کری
جمشید خان سکنہ ورندسی کا نام ہی
دو دن آپینا آمنہ دسی قلعی کی جوا سلی
مصری منگا سی کہند اتو ساجھی مین پکی ہی

آیا نہ جب سی نس کتا جو ہر ہماری پاس
آئینی والی نی بھی لیا گھر ہماری پاس
اوس کی خصم کو لاؤ بلا کر ہماری پاس
شیرین کی پاس جو دودھ ہی شکر ہماری پاس

اسی جان ابر اشہا ہو رہتی ہین شراب
شیشہ تمہاری پاس ہی ساغر ہماری پاس

شیجانی کی بہو بیتیان آ کر ہماری پاس
کھن لی کیتی کو دنکو جن گالیو نسی جے
سوتیلین ہین فرغ نیا پا کسی نی بھی
کیا جانین اوسی ریختی کہنا چڑ ایلین منہ
خصوصاً اتن اوسی عصمت بھی پال کیا
تو ہاتا ہی حشر پڑ ہتا تیا مست ہی ریختی
فرزند سید انس کا عبداللہ خان ہی نام

چھاتیین ہی موزین بیٹھی کی البر ہماری پاس
سر کہ ستائیں سوت ہو ہ بنکر ہماری پاس
بیٹھین جنگ شک کی برابر ہماری پاس
ایسی تو سی ہین جیب ایبن ستر ہماری پاس
سب آئیں زہر کہا کی تہ سپر ہماری پاس
فتنہ غضب کا آیا تھا محشر ہماری پاس
محفل مین ہو کی بیٹھنا نہ ہمسر ہماری پاس

مال کیا فارسی والونکی ہے آگی ہندی
ایسی ہے ہوتی ہین مضمون بدشعار تلاش

مردوی فارسی مضمون کرین جو وہ ہندی
اونکی ہی فکر کو ہی ایسی سزاوار تلاش

جیا تو تنک کہنا نہ اب گہر مین بہادر مرزا
حکم سی ہوتی ہین سرکار کی ہتیار تلاش

شیشہ شورہ اچی گنندک ہی کہ گولی بارود
راندن کرتی ہی ان چیزون کی سرکار تلاش

اچہی والی ملی اچہا ملی چہری والا
جلد صحت ہو پراک کرتا ہی بیمار تلاش

ننگی سر گس کے ہی گویا نجی کولا وہ لگا سی
کوئی برسون کی سپاہی کری تلوار تلاش

سرقہ فارسی کا جان کیا ہے تم نی
جنس کیونکر نکرین ستہری خریدار تلاش

پایا نہ دل کو سینی مین سو بار کی تلاش
باقی رہی ہی کوچہ دلدار کی تلاش

اودہا سیاہ ابر جو کعبہ کی سمت سے
ہے می کشونکو خانہ خمار کی تلاش

پہر دل لگا ہی اب کسی رشک مسیح سی
پہر اندنون ہی عشق کی آزار کی تلاش

اشباہت وہم ہن کا نہ ہستی مین ہو سکا
پہنچا ہی گی عدم کمر یار کی تلاش

شیرین لبونکی عشق مین فرہاد کی طرح
رہتی ہی دل کو دامن کہسار کی تلاش

[illegible]

نیلا پیلا وہ ہوا غصے سے نام وصل پر
نام تو سنتے ہیں عاشق پر نشان ملتا نہیں
وصل پر راضی ہوئے تھے پھر طبیعت پھر گئی
رنگ عالم کو بنایا بیٹھا وحشی خصال
عشق صادق کو ضرر ہے عشق فاسق کو فرح

صورت حسرت یا مزاج یار کا بدلا خواص
ہے کمر کا بھی دہن کی طرح تو عنقا خواص
ہے تلون سے کبھی سیدھا کبھی اوندھا خواص
دوس ہے کی یہ مزاج زلف کا پایا خواص
انقلاب دہر کا یہ آج کل دیکھا خواص

موج زن طبع رواں ہے جا بجا صاحب [illegible]
فکر کا ہر بحر میں ہے صورت دریا خواص

گذری شب فراق اس آرام سے غرض
عاشق کا دم لبوں پہ ہے دیکھو تو یہ کہا
سنتے ہیں دوپٹہ تان کی آتی ہے سو رہی
اپنی تو صبح ہو گئی وصلت میں شل بجر
بیمار دل تھا نرگس بیمار یار کا
صد شکر آج منزل ہستی کو طی کیا

روز رو کی صبح کی ہے سر شام سے غرض
کیا کام آفتاب لب بام سے غرض
روز شب مسال سر شام سے غرض
دل کو رہی حضور کی آرام سے غرض
صحت ہوئی نظارۂ بادام سے غرض
کنج لحد میں سوئے اب آرام سے غرض

[illegible]

سوتی کہی بہو سفر بیکا لوگو سی
بہیا نی لکہا ہی اس سال مین گہر کا خط

جان تو تن سی وسی وقت گئی او سکی نکل
کہینچا جلا نی کولی سی گنہگار کا خط

جانصاحب سی بس کوئی مٹا سکتا نہین
ایک سی یک حقیقت مین ہی دشوار کا خط

دل آئی پیچ مین جو ہو گیسو سی ارتباط
دیوانہ ہون بڑہا کی ہے پیر و سی ارتباط

ہی اسکو چشم یار سی پیرو سی ارتباط
آہو سی دل کو کیون نہو آہو سی ارتباط

دل لیکی بکری محبسی ہی انکار دوستی
ثابت کرونگا سیکڑون پہلو سی ارتباط

گو ہی بیا ہو حسن پرستی سی کام ہی
اسلام سی نہ بخل نہ ہندو سی ارتباط

آئینہ شانہ رہتا ہی ہر وقت سامنی
مشاطہ کا بڑہا رخ و گیسو سی ارتباط

ہرگز نہین تو خال رخ یار کا حبیب
دشمن دل نہ چاہیی ہندو سی ارتباط

پڑہ ہو آگی کچہ کہلا یا سیاہی ہی رو سیاہ
پیدا کیا رقیب نی جادو سی ارتباط

اکدم تو چہوڑتا نہین اون کو اکیلا
کیونکر بڑہی رقیب سیہ رو سی ارتباط

نوشہ جان تمنی کہی وہ ہی سب بری
اچہا نہ ہاتہ ایک ہی پہلو سی ارتباط

[illegible]

سیر ہوسی سوالین کئی اسی جواب بس پانینگی پہلا اب تک پیاسنگی پہلا کسب
چالیسین سمیسے کی چالیسین میں نکلسیہ ارمان خدا حافظ ارمان خدا حافظ

دانائی کسیسی دانائی کسیسی ہی عاقلی خیال ہین لی عاقلی خیال ہین
نادان کا حبیبہ ہی نادان کی خبر ہی کالی جان خدا حافظ عقلی جان خدا حافظ

نسبت کی ہوتی ہی نسبت نسبت کی ہوتی نسبت نادار ہی گھر آ جی نادار ہی گیا جی
کس طرح سی نکلیگا کس طرح سی نکلیگا ارمان خدا حافظ ارمان خدا حافظ

جمعہ کو بلاوینگی جمعہ کو بلاوین گے کیون روتی ہو اسی سنکھیون کی تجھ
سسرال کو لیجا تو سسرال کو لیجا تو قربان خدا حافظ قربان خدا حافظ

دوران شادیکی ہین بیٹھتی دوران شادیکی مین بیٹھتی اسی جان چلی جاتی اسی جان چلی جاتی
برسون تیا رہیگا کیا برسون ہی رہیگا کیا سامان خدا حافظ سامان خدا حافظ

ولہ

تو ہی جاتی تیرا پروانہ ہی جلجاتا ہی شمع
اور ہی اک عشق تمہ دونکو جلوتا ہی شمع

سچ پروانیکی کا کہا کہ ہی تجھپر پڑا
جو سہا ان سر سے تری نکلا دہل کیا ہی شمع

صدمہ جانگاہ سی ہی سبز رنگت ہو گئی — یاد اونکی آئی جو پوشاک ہائی وقت تع

بہ گیا آنکھوں کی بیچ سرمۂ نبالہ دار — دو سرا ہی نیچی کا مجکو پائی وقت تیغ

جان بلب دیکہا دیا زلفوں کا بوسہ یار کی — چہاون کیا خوش آئی سنبل کی سہانا وقت

رہی عاشق سبھوں مین کیا وامق و فرہاد و قیس — کر رہی دلسوز مین یہ نوحہ خوانی وقت تیغ

ہین تصور مین عروس گور کی آرا تشین — دل کو ہی نوشتہ صفت اشیا و مانی وقت تیغ

جانصاحب آرزو سے ہر گہڑی امد سی
ہو زبان پر پنجتن کی مدح خوانی وقت تیغ

گیسوون نے پالی اودہی داغوں سے میرا تن فروغ — دیکہ لی بلبل گلوں سی پاتی ہین گلشن فروغ

ماہ سی سی اولاد کا چاہین گے لی سوکن فروغ — میرے پیچ پونکا ہو ونگی لیا شمس فروغ

سامنی چلنی کی کیا مٹی کی ہی تن کی آزار — لی ترا بن بچہ سے کیا الجہا نگی سوکن فروغ

تھم گیلی پیچ بہائی ہین مری جہوٹی ہی — سیج ہی ان کی یہ رکہتی ہین مری جو تن فروغ

مری عورت کی عزت فی الحقیقت بچہ ہی — دیکہ لو پردی پہ رکہتی ہی ہوا چلمن فروغ

مسی والی لی کیا اندہیرا تہا اثر فی لگی — یہ بلا ہو گی وہ بیٹی لیگی سوسن فروغ

ہمدم جو آیا محبت کا دل ہین ہی آباد
ہزار جان سی ہون مرو زنڈیان ہما شوق

تمکین کے ذات سی صاحب ملا مکانکو شرف
دیا خدا نی وہ رعنا میان جو انکو شرف

ہزار ریختی گو جہان منہ چڑھ ابین مرا
ملیگا ایسا نہ اون کی فرشتی خانکو شرف

عجوز سی دیکھا جو اس شیرین شمائل کیطرف
کوسنی ہم کا اور ہمان ہی اچھل بالین ہی ہی
خضر کس مجن لطافت لی ہین ہو لی اپنی ہاتہ
باغ مین صبا و اور گلچین سی کچھ جگڑا ہوا
چلتی چلتی اور سبھی گیتی کیا قاتل نے وار
سامیان سی حکم لیلی نی کیا وہ ہوشیار
بیتی مانگا ایک لیلی سی حسن کی خیرات دو
وہ گران ہین ہوش آ سنگ اور سبھی غش آ گیا
جان صاحب بیہ قربانی ہی کعبہ مین جلال

بیٹھا بیٹھا ہی جگر مین درد کچھ دل کیطرف
یاس سی کیونکر نہ دیکھون رعشی قاتل کیطرف
پچھلیان ڈر سی چلی آتی ہین ساحل کیطرف
دیکھیان ہین پیر و کی گل ہین عنادل کیطرف
دیکھا در دیدہ نظر سی بت سائل کیطرف
قیس لیلا نہ آتی پالی محمل کیطرف
ذمہ کی آنکھون سی دیکھا اپنی سائل کیطرف
دیکھتی ہی ہی پی طوق و سلاسل کیطرف
دیکھکر کمتا ہون روتی مہ یار کی تل کی طرف

٩٦

نشن کو ملتا ہی کپڑا نہ پیٹ کو روٹی
یہ دھیان ہتا ہی ملین بین بہی ایسا ہون
خدا کو کب ہی عزیز النسا غرور پسند
سدا رہا ہی جو سنبل نسا پریشان حال
کمال دالی کا صاحب کمال ہی بے نفس
خراب حال نہ کیون ہون یہ گھونگریان موتین
زلیخا ہفتتی رہیا معشوق ہی مصیبت مین

ہمیشہ رہتا ہی مفلس خراب حال ہلاک
کیا خیال بہی کرتا ہی یہ خیال ہلاک
ہوا دہ آپ تکبر سی پائمال ہلاک
وہان جان موئی کو ہی بال بال ہلاک
رہی تنگ دستی کا کرتا وسی زوال ہلاک
اپنی پیاری ہی بین گی یہ چاسیان ہلاک
ہوا ہی مردوا یوسف سا خوش جمال ہلاک

سینہ رہی دوست بہی اسی جان ہی ہی دشمن
بچاتا جان بہی ہی کرتا ہی یہ مال ہلاک

ہی ہم پیاری مناسب ہین پیاری پیاری ڈھنگ
شریف زادی ہو آتی ہو تو دہی بات کو گھر
کچہری آتی ہی چہپاتی کسی کا دہیان نہین
بنا سجا ہی جو ایچپا تہا تل شکر ہی

بہت بڑی ہی ہین کہون کیا بہلا تمہاری
اوڑہاتی ہین کیون شقشلو نگی پہ ہی ڈہنگ
بس اوڑہی جو لگی یہ الہی ہو نگی اری ڈہنگ
خدا کی شان یہ پیدا کئی کر اسی ڈہنگ

٩٧

میری تقدیر کا سیہ کالا ہی گیسو کی شکل
کھو نہی مجھ سی سوا کو ثریا خاتم ہاتھی
بدگمان ایسا ہی بدکار نہیں جیتا ہی
مجھکو دیوانی بنا رکھا ہی سر اوڑھنی تی
یہ سنی مرد ہی کو سوم بنا دیتا ہے
سچ مثل ہی کہ پڑی بول کا سر نیچا ہے
جو ہنسی کرتی ہون اوسکی یہ ہی گریا

رو سیہ ہو ہی سیہ بخت ہی کو معصوم
مجھ کو ری کا ہی غضب سوا کہو تنہا معصوم
سایہ کی طرح مری ساتھ ہی پہنا معصوم
میری حق مین ہوا لیلی کا کتنا معصوم
اور خصیت کا بنا دیتا ہی ٹیلا معصوم
ہو گیا مجھکو تو قاضی کا پیادہ معصوم
سوت ہی سوت کا لگا ترا میرا معصوم

شکایت کرو معصوم کی ہی جان تم اب
ہی سزا کر دو اگر ملا یہ تمہارا معصوم

لالون کی لال ہون مین وہ نون جگہ دیکھو
جسکی عیسی ہی روشن ہی چراغ دل کا
لیلی کو جانتی مجنون صفت سڑن ہی
سوی ہی تو یوسف کی کل شب کبھی زلیخا

سسرال ہی بدستان میکہ میرا ہی مین
آنست میکی ہون ساتھ اپنی لی کفن مین
داستون کی ہی ای مسی جلتی اگر بدن مین
جو تیری مہندی گلی ہی یوسف کی پیرہن مین

غم ہجر سی نہین مر گیا یہ شوق ازتہ
الہی کچہ پڑہ کی غیر کا دیا دل بہی تجہ کو عبث
ہوا عیش یہ شیرین ہی تعشق کیا

ابہی تجہ کو نہ سمجہی گی جان جین تجہ کہا کہون
یہ فتنہ کیا نہین تو کہا کہون
تیری عشق سی لیلی و شیرین تو کہا کہون

بہلا کیا کہون میری جان تم ایسا ہی ستم کرتی جو
کبہی صاف بہی ہو گی تیری جبین تو کہا کہون

چڑہی او تیری کہی تیوری بہی ماہ جبین تو کہا کہون تو کہا کہ ہون
ذرا ہنس کی بہی بولی گی ہمسی حسین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
کروں ہجر کا درد و الم مین بیان تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
ملو راہ گلی مین اکیلی کہین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
کبہی جبو نا سمجہتی ہو راہ لگا لگی دیکہتی منہ لگی دیکہتی منہ
مری کنتی کا کچہ بہی ہی تمکو یقین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون
نہین بات جو کرتی ہو کہ کیا ہوئی کیوں ہو خفا ہوئی کیون ہو خفا
کوئی میرا قصور و خطا تو نہین تو کہا کہ ہون تو کہا کہ ہون

مخمس

44

[illegible]

دست رنگین پنجۂ مرجان سی کیونکر نہو	قد صنوبر شہرۂ آفاق پھر کیونکر نہو
لعل ہین لب انت ہر رشک گہر کیونکر نہو	نور کا عالم سراسر جلوہ گر کیونکر نہو

خال اختر شب ہی گیسو رخ قمر کیونکر نہو

کھل گیا تھا رنگ سوون مین اڑ اینگا تجھ	گل جو دیوی یا سنج تو ہیجا جدائی کا مجھی
کینہ جو سی آسرا کیا ہو صفائی کا مجھی	ہی تصور یار کی دست حنائی کا مجھی

آج آنکھون سی روان خون جگر کیونکر نہو

نسبتی ہی جا بجا پیش نظر مردم کی آنکھین حسن	ہی نگاہ قہر تیری عاشقون کو قہر حسن
ابرو جبین پھلیون سی رشک مہ ہی پیکر حسن	ال اﷲ و باسی تیری چاہ مین ہی خبر حسن

آبرو میری بھلا مثل گہر کیونکر نہو

دو گھڑی کی جدائی مین جی جب ہوا	پیٹ پکڑی مروڑی آئی آپ جال تباہ
سچ مثل مشہور ہی خالق ہی اب اسکا گواہ	رہی سچا ہی زبان ہوتی ہی لیتی لکھ نراہ

میری درد عشق کی تم کو خبر کیونکر نہو

مانگی جو معشوق وہ حق کہتا سارا شہر ہی	نو عروس الفت معشوق کا یہ مہر ہے

۱۰۰

[illegible]

زرد رنگت خشک لب چہرہ کہو کیونکر اداس	اور گئی ہاتھون کی طوطی بیٹھی ہین ملنی کی آس
دل بہی سینہ مین نہین اب جان قضا کی ہی پاس	ہی تجمل ساتھ اوس گل کی گئی ہوش و حواس

گلشن ہستی سی اب پا سفر کیونکر نہو

تجھ سے ہو مین ترا رو مین الفت کا ڈہنگ ہے	بیچونگی دل کو تول کی کعبہ کی سنگ سے
نگین ہی مری فلک ہی دل کی امنگ سے	کہتی چلا ہون تنگ مین نگین کی رنگ سے
نسبت کچھ بھی کچھ نہین مین بستہ رکھی ہی بولتا	واقف ہی وہی کون مری تنگ ڈہنگ سے
وہ عوض سراپا بکا ہی جب تپیا دن کو	مین اون ہو وہ نکاما نہین بیتی تنگ سے
کیا باغیون کو پہول کتر کی دکھاون مین	مضمون بنا قطع الگ ہوا کوئی ڈہنگ سے
جب او کہلی ہین سر دیا دہو بیٹا ڈہیر [illegible]	زندی ہی وہان پان کی کہوا می ڈہنگ سے
کرسی کی احمقو مین تیہ سو بیتی بیٹھی	لیتی نہین ہی کا منی خرچی و ہنگ سے
بیٹھی بیچا پہرون سر دہنی یہ با ہی وہ فرا	بیہوش کوئی نکالا کری وسکو بنگ سے
کچھی نہین ہون پختہ ہون پختہ کلام	مین ریختی کی ریختی کہتی ہون ڈہنگ سے
بارود سی ہوا ہی مری تیز آتش [illegible]	[illegible] اور ہی مین مری اس رنگ سے

اور رہتی بانکی دوپٹی بانکی پیچ چھوڑتے
کماکی بل چلتی تہا ہیں سی کا چلن مرغوب ہے

پا پیچی ڈھیلی بھون انگیا چست ہو سیانی کسی
آج کل کے لڑکیوں کو بانکپن مرغوب ہے

جو خصم کو دیکھ [illegible] بالکا بہی ہی بہا [illegible]
کونسا ہی کربلائی کو کفن مرغوب ہے

خوب ہے مرضی مرسی تاڑ سی کٹار سی مارتی
مجھکو بھویا دہی جو گلبدن مرغوب ہے

اوڑھ کی سوتی بھون ستم کا دوپٹہ باغ میں
مجھکو شب عجائبی ہی گل چمن مرغوب ہے

یاد رہتی قبر کی ہے جان صاحب کے گھڑی
ہوں مسافر میں یہاں پر دم وطن مرغوب ہے

حسن اوسکا جان صاحب سچ کو مرغوب ہے
جو اجی نام خدا اللہ کا محبوب ہے

نوح کی اولاد آنسو دل ہوا ایوب ہے
ایک دیدہ سے مرا آدم تو اک یعقوب ہی

گل بچھولا کر با [illegible] کیا کوئی آتی ہی نسیم
کیوں لجائی آنکہ اس [illegible] کیوں محجوب ہے

جو تیاں کہائی نہ بچھانا چھوڑ ایں جو تیاں
ستمد [illegible] ہی سیاں مجھکو کیا محجوب ہے

آبرو دینی کا یہ ستہا ہی طالب ات دن
بس کہا خواجہ سرا بیری مرا مطلوب ہے

میر سوئی مصحفی کا ہی اگر اوسکا کلام
جان صاحب شاعروں میں یہ ہی کہتا خوب ہے

[illegible]

خاک میں ملجائی چوسرا آپ کے		چھنتی کرتی ہو بازی ہار کے
پانچ ہوگی بنتی چھین کے ضرور		ہاتھ منہ کٹوائی گی دو چار کے

جان صاحب ایک ہی موذی ہے یہ
ال سے اموں کا بنیا مار کے

کیا بتاؤں تمہاری ہوگی جہان کی لئے		جہاں جاتی ہوں میں جہان جانکی لئے
بلاتی مجکو میں ادھر ہی بدات عصمت کو		جو بجھواتی ہیں الوا متحان کے لئے
ہزار سینہ پھوکتی ہی گالوں کے صفت		زبان چاہیئے بلبل کے اس جانکی لئے
ندیم جو اشرفی تمام سہاگ لیا تو نہیں		کبھی بھی چیا ہی [illegible] نکچہ مانگی لئے
ہوگی میری نشانی کی کیا قدر انداز		تمہارا تیر میں ہی مری کمان کے لئے
مری وہ چھوڑ میں اب ہیں تختی پیٹی		کہانی ٹینگی کچھ فقری استانگی لئے
وہ زن مریدی ہی جورو کا بھڑا بھڑا ہے		نہ باپ کی نہ دو پیسی میں تانگی لئے

بنائی ہاتھ میں گلدستہ کہاں کی گل اسی جان
یہ نو بہار نگوڑی نئی باغبان کی لئے

۱۰۳

[illegible]

وہ رنگ وہ روپ جوانی کا ہو گیا کافور
بڑھاپا آیا دلی میں کیطرح اب جیوں
نہ منہ میں دانت ہیں کوسر اب ہے پیٹ میں آنت
نشک ہے چھاتیاں بہ تیکی ہیں نہ ہی بکیں
انھیں ارے رونے گئی گئی تھی مردکی دانت
نشہ وہ کالا ہی گلی جسے کاٹی مردوں نے
سفید ہو گیا سر جیسی روئی کا گالا
گلی سے وال جو لٹک کا لگڑا ہیں ماتکوں
بہری بہری نہیں رانیں مرد ناک ہیں
جب آتا کمر ہیں ہے ہنسدی کی خمیدی ہی جہتا ہے
دہنوں میں ٹھٹا ہی یہ پیڑو کی آنچ نی دل سے
تھی مردوی تھی جب یہ ہاتھ مل مل کے
سیج میں کہتی ہوں سنتی ہو بانڈ ہو خاتم

شباب سرد ہوا گرمیاں نہیں باقی
یہ بگڑی کی کات اب چھاتیاں نہیں باقی
بنی ہی پچھلی خوش گت بیان نہیں باقی
وہ فالسے سے ہیں سینیاں نہیں باقی
انھیں کی قدر ہی کچھ میاں نہیں باقی
رہیں گلی کے بھی کچھ خوبیاں نہیں باقی
سکھی ہیں جیاب کا کلو نشان نہیں باقی
کبھی وہ بٹ گئیں اب وہ شیاں نہیں باقی
جو رکھیں ہیں پڑیاں وہ پنڈلیاں نہیں باقی
وہ پہلو رکھتا کوئی بدگمان نہیں
ہی پہیرا کہ کا جلکی ہون نہیں باقی
رہیں جو وہ بازو تھیں مچھلیاں نہیں باقی
ہی جسری وہ کوئی مہیلین نہیں باقی

کہتی ہی تو جو آج کہو تو ادہر اودن گی

کہ سکا ہی مجھی جو کر دون باتین کھول کھول
کر دونگی مین آپ کی پہر بچا کی ڈہول

صاحب مین بیتھی پہلی صفائی کی کہول
تم کیسونکی جیادمین پہرتی ہو ڈانوان ڈول

دیکھو تو مین بھی کیسی کیونین اب جہکاونگی

ہی کیا حنا لگا کو مہینین پیدا کچہ رہی بہار
ہوتی نلگی کی جسکی ہری سکہیان مین سوار

جیکی سی اپنی ہاتھون مین کہولکر ذرا
ملکر کسمیس جونکین لگا دونگی تین چار

حاتم کو اسطرح سی کنواری بناونگی

تہی کون جسکی پاس ہا جاگی رات تو
چل دور بیاتسی جہوڑ ری میرا ہاتہ تو

اری جان یہ دکہا کسی خیلکو گہات تو
چہندا کی پہندسی نکر اب مجہسی بات تو

مین لو دلی سہنین جو تری دم مین آونگی

دیگر

پہر اگلی چلن مین وہی سارسی کئی دن سی
پہر آپ پہرتی ہو سنواری کئی دن سی

بولاہی ہو بہر مستی کی ماری کئی دن سی
پہر کرتی ہو بیسا ہی شاری کئی دن سی

ودت کو نہیں جہنپی تو ذرا رات کو آگی | ستاپ سے کہدو بنت انگیا کی بنا تھی

بس مہر نسا لالی ستا سے کی گئی ولسی

گستگلی ہو سے کو جہو سکی زردار کروں گی | گھر والی سے تیتی نہیں بیت پار کرونگی
جب وہ نہیں کرتی تہی آپ ہی پار کرونگی | تن بیت نہیں یا تنا ادھار کروں گی

یہ کہتی ہوں بان تانگی پکاری کی گئی ترکی

میں جہوٹ نہیں بولتی ہے جانتا اللہ | جو پیسا تہا سب اڑ گیا نو کا کیا ساہ
سرکار سلامت رہے و ایسکی مرے سی جاوے | اب و تنگی تہمیں لاگی میں کان سے نہیں

بیٹھی ہوں اسی سکے میں مہاری کئی نسی

یہ پانسہ الٹا کیا ہوا جو منہ سے ہی بولی | عقد ہی تو فقط ابہی ہی جا پڑے گہوے
اسی بیان کسی خیا کو تیار و تبورے | کچھ کہیل نہیں جانتی ایسی ہی بہولی

جہوٹی بہی تو بازی نہیں ہارے کی گئی نسی

مخمس دیگر

قرآن کا جامہ ہی اگر ہو سکے اپنی | درگاہ میں یا جا کی شب ہی روتی او شتابی

یوں چھیڑ کی ہر بات میں اٹھتی تھی اکثر
اس سوت تمہاری ہی مری چھاتی پہ لاکر

ری باجی شتل سچ ہی سکی مقرر
کر موسی تو کریلی تھی چڑھی نیم سے اوپر

وہ اور ہوئی گڑوی یہ باتیں یہ بتائیں

کل کال مری بیکل ہے تلی ام گئی ساری
مرتی ہوں پڑی پیڑو کی یہی ہو کی ماری

پہچی نہ پڑ و آج تم ای جان ہماری
کیا بھولی ہوں آجاؤ نگی جو دم میں تمہاری

میں جانتی ہوں جس لئی لیتی ہو بلائیں

واسوختی

عشق کی نام سی میں کبھی آگاہ نہ تھی
گرچہ خبر میری فرشتوں کو بھی اللہ نہ تھی

دالی بندی کی تو گھٹی میں پڑی چاہ نہ تھی
نیک بختوں میں سہاگن تھی بیاہتا تھی

پاؤں پھیلا کی سدا شام سی میں سوتی تھی
مجکو معلوم نہ تھا صبح کدہر ہوتی تھی

جھوٹ کہتی نہیں سچی یہ قسم کھاتی ہوں
آگ میں غم کی اری لوگو جلی جاتی ہوں

کس مصیبت میں پھنسی ہوں میں گھبراتی ہوں
کیا کہوں کسی کی اس حال کو شرماتی ہوں

چہتی جبی سہوین اور دیدی عجب متوالی
گر ہرن دیکہی شہرین جاٹکی اوسکو لالی

سو توان تاک ہی تو دلکو مری سہاتی ہی
اوسکی نتہنون کی پہڑک تک نہیں سماتی ہی

عقل ہی کان سی کہو لی کیا مجتبی ... ن
ہور کی کان کہڑے ہو وین اگر دیکہین کان
یہہ بہی کیا شیشی ہی حسن بات ... آویزی
میں بازار لگا حسن کی ہی بہی نکان

تو بہی لب بیچ خریدار ترا آیا ہے
حسن تو دیکہ تو اوس کہڑ پہ کیا پایا ہی

ادہتی کو پل ہی جو انیکی نیا ہی انداز
گل سی گالونپہ نہین پہولا سماتا ہی ناز
سبز شہ تیلی ہین سیب پہ سیکہی سبزہ آغاز
خشیم ... تام خدا خوش آواز

ایسی بو سو نگہنی کا کیون نہین ارمان کرون
سیب جنت کا بہی اوس ٹہوڑی پہ قربان کرون

لعل اون دانتونکی تعریف اگر سن پاوی
سیب سیا کی ہی ہو پیٹ میں مر جاتی
دالی نیسان کونہ منہ اپنا کبہی دکہلاتی
بہو لی نظر دن کسی دیکہو یہہ سہاتی

رات دن کرتی ہو درگاہ مین اوسکی فریاد
اپنی بندی کی کہین جلد خدا دیوے داد

رت رہی جاڑے کی وہ آکی بغل گرم کری
اوس سی کہل کہیلون مین اور مجہسی وہ شرم کری

گدگدا روئی سا وہ پیٹ ملائم شفاف
اور اوس ناف کی تم سی کرون مین کیا اوصاف
دل جو اوسین گرا یوسف کیطرح چہپگیا صاف
مجکو وہ اندہی کنوئین سی کہین کیا سوا ہو گئی ناف

جیسی یعقوب کو یوسف کی پڑی تہی لالی
اس طرح دل مرا اب وسکی پڑا ہی پالے

مرکی کروٹ بہی نلی پیٹہ دکہا کر جو گیا
ہان سارے کا وہی مجکو جگا کر جو گیا
خواب مین آیا نہ پہر خواب مین آکر جو گیا
نیند وہ لی گیا دل مجہسی لگا کر جو گیا

اب لگی ہاتہ تو مضبوط کمر پکڑونگی
اونگی کہون کی بلائین نہ مین جانے دونگی

شرم کی بات ہی کیا مرد ونکی اور حیز کا نام
جسکی تابع مین بہ رہتی ہین حلال اور حرام
کام وہ لیتا سنین ہوتا ہی بیان کام تمام
دو دو کاغذ مین اسی فکر مین لکہتی ہون مدام

پاؤں گھر سی جو نکالا تو چلی منڈی سی چال
تمنی رنڈی سی نہیں کی ڈال کیا میرا پامال

بیٹھ سی پاؤں اگر ایسی نکالوں میں بھی
ایک کیا دیکھنا گھر سیکڑوں گھالوں میں بھی

پہروں اب آتی ہو ان راہ کی ہنستی نہیں تم
پاس بیٹھا ہو سیا کیا بہاری کہ آتی نہیں تم
جلد جیتی ہو مجھی شکل دکھاتی نہیں تم
منہ ہنسی پانی کلی پھول ستاتی نہیں تم

تم سی بہتیری مجھی بات مری یاد رہی
میری جوبن کا بغیچہ مگر آباد رہے

جلن سی تمکو میں کیوں سوت سیہ کرلی کونا
لینی بھی ڈھونڈ نکالا ابھی اپنا جوڑا
سوت کا رنڈی سی کی حق میں نہیں غم بھی تھوڑا
کر دیا دلکو جلا کی مری پکا پھوڑا

میں تو اس منہ کو نہ پھر منہ سی دکھاؤں صاحب
آگی ان آنکھوں کی یار بلاؤں صاحب

منہ تو تمہارا مری گھر آکی ہو تی پیا داس
جا سی بندی کی گھر میں بھی چلی یار کی پاس
سوتی ملوا چکی تم ایک سی کر آئی سیاس
تم جو ملنی کی ہو صاحب یہ امن سکھلو اس

رات کو سوت کی گھر [illegible] آواز
[illegible] کی نہیں [illegible] ناز

ایک کیا لاؤ گی مجھ ایسی ابھی سب ہزار
مجکو ملینگے تم ایسی اچھی بیس ہزار

صفت دنیا کی [illegible] ہو گیا خراب
دل جلا کر مرا [illegible]
[illegible] نصیحت کی کتاب
[illegible] ظالم پہ عذاب

[illegible] کیا کرتے ہو
[illegible]

غضب [illegible] خوب کیا
کیا خطا تھی [illegible]
میں تو [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] جیسی [illegible]

[illegible] عاشق کا نہیں چاہتا ہے
ہاں [illegible] والی ہی کا دل جلتا ہے

کل [illegible] شام
دل [illegible]
چاندنی رات وہ اچھی [illegible] دل کو آرام
[illegible] کریں آپ بھی جلکر جام

جان کی کس طرح کی [illegible]
صدقے ہو [illegible] ہوتی نہیں
اور کبھی نہیں بس [illegible]
[illegible] ہی ہوتا [illegible] کا [illegible]

[illegible]

بولا چلو اہم را ہم کہا و
ایک پچھی دھتہ ادہر لا و
تم جو کہتی ہو سہان سی اوٹھ جاو
کیا ہے تقصیر میری بتلاو
کون کہت ہی منہ سی بولو تم
اپنا گہونگٹ سی منہ تو کہولو تم

بند

رات پہلی تھی تو مجھی تھا حجاب

گود میں مجکو لیتی سے اک بار — اوسنی سکہپال مین کیا جو سوار
اور لیکر چلی وہان سی کہار — رو تی جاتی تھی مین تو زار زار

پیچھی پیچھی برات ساری تھی
سب کے آسگے مری سواری تھی

او تری سسرال مین جو مین جا کی — رونما سبہون نلے می آ کی
مجکو اور اوس کو پاس ٹہلا کے — کہیر کہلوا ئی ساس لی لا کے

ہو چکی جبکہ ساری ریت رسوم
پہر ہوی جو نیوالیون کی دہوم

پہرتی تہی شاد شاد سب سہان — لڑکیان ہر طرف جوان جوان
چہلین آپس مین کرتی تہی ہر آن — اور باقی نہ تہمین تھی اوسان

جون جون دن وہ نگوڑا ڈہلتا تہا
میری چہاتی مین دل دہلتا تہا

آی جب کلموہی وہ تخت کی رات — باجی ہمسائی نی سکہائی یہ بات

مین ہی ایسی تہی بس کرتی تہی لکی
جو جو ایذا ہوئی وہ سب جہیلی

سد تو خالق کی میری جان بچی
ای بی جہاتی سراہیئی میری

زور کرکے وہ جب دباتا تہا
غش کے اوپر بہی غش آتا تہا

تہی قصائی کی مین پڑی پالے
پڑ گئی جو لہو کے پرنالے

رحم اب تک عبث کی ہین آلے
کیون نہوون مجکو جان کی لالے

سچ ہے دنیا مین جو کنواری ہے
تخت کی رات اوسکو بہاری ہے

کتر دی توبنی کی لیپ کر کی جار
سینکی میٹہی سے دن مین سو سو بار

نہ تہتبنی اسپہ بہی لہو کی دہار
دائی لالن نے ہو کی تب لاچار

کیا کہون مین کہ کیسا کام کیا
گندہی پانی سی آکی دہار دیا

میری سسکی مین جب گئی چادر
امان صاحب نی سنتی ہی یہ خبر

۱۱۳

سامان اسباب الٰہی کا جلد ہی منگائیے

جو کوتوال کا ہے نہ تمکو وزیر کا
یہ فیل سا جو ڈیل ڈیل پایا تو کیا کیا

حاکم کے آگے جاتے ہو ان کی اس طرح سے بھلا
تمکو خدا نے احمقوں کا بادشہ کیا

یک بیک کی متر کا مری بھیجا نہ کمائی

ہی جان تیری ہاتھ تیغ اور عشق
جاتی رہے گی تمکو تو اس وقت میں کبھی

تیری ہی تیغ بلا سے یہ منظور ہی ہی
اندھیری تو توڑو میان آس تمہری

بیچی گی شہر کی باہر کی ذرا جو کہ جاتی

شہر آشوب

ہم میں قارون سے آگے خصلت بر
مرد و زن کی ہو گئی نامرد بہت آج کل

دفن مردے کی طرح دولت گھر آج کل
الکھتو ہیں شادی سے ہونگی جا بجا

گو پر حاتم کے روتی ہی سخاوت آج کل

جسم و کچھ بھی حشمت کا ...
گو ڑیا نام نہا بیسیا جا جانور

اور پچھاڑ رو تی ...
سنتی بسکا نام ہو صورت شکل ...

115

جان جاتی ہی تشنہ سی یاری کی ہی پیاسا تیرا	ہو رہی ہی خاک ہی ہر علم کی مٹی خراب

ہی بجا ہی جا نہیں میری شکایت آج کل

کچھ ہو سکتی نہیں ہیں جو ہی غزل بھی شعر کی	کہ چکی قطعی قصیدی میں رباعی ریختی
ریختی و اسوختی تاریخ مخمس مثنوی	دل میں ہی تعریف کی اور اک اب سوم کی

خوب مذاق کی طرح کیجی مذمت آج کل

بیبیا انشا کس طرح میں جانتی ہوں زبان	کیسا کیسا حقیں ان سو ہونکی کرتی ہوں بیان
سیدھی بیقید رہیں پرہیں میں انکی قدردان	پہاڑ دو انکی سو ونکی ہی جاتی کی فلان

ہنگی ہتیار ہے میری طبیعت آج کل

مان سیت بیٹی سو خالا سو پہپی نانی بھی	جورو سالی ساس سالہج اور بھتیجی بھانجی
ہی سمانی ملاوی پوتی اور نواسی نگاجی	ہر محل میں ان سوئی سوہون نرانی بیتیجی

ان کی کہنی کی یہی ہی ہی حقیقت آج کل

تنگ ہے سدا از مانہ کی ہر اک حیران ہے	مفلسی کے ہاتھ سی انسان بھی حیران ہے
جو سوا جیو ان تہا پیسی سی وہ انسان ہے	ای رو گنا نہ جان دیکھو کیا خدا کی شان ہے

ایضا

ایضا

ایضا

ایضا

پہلی تو شہ ہی نہین خیران برہی تسر پرجو | کوئی انکی شان مین شاعر قصیدہ کیا بہو

اغنیا احسن او سبی گزرین بین سو دولت آج کل

شعر سو کیسا ج سن آنا کی بنا یاین شہر پر | شعر کی شاعر سند دیکی کری جہوٹا اگر

بحر مین وہ گفتگو کرنی لگین پہر وہ بہیر | قافیہ ہو تنگ وسمین بہی تو قصہ مختصر

گالیان بدلی صلا کی ہون بجا بیت آج کل

نہ طلبی مین کام آتا ہو نہ کوئی رشتہ دار | باپ بہی مان بہی جو کچہ ہے سو ہے پروردگار

غیر کیسی حال نپوچہ کا یہ ہی اب آشکار | ایک بہائی کو بہی فاقہ ایک کرتا زہر مار

روشنی کی دنیا کی پردہ سی محبت آج کل

پیچلی اوپر سی اوپر گرکسیکی کوئی شی | اگلی والی دونون مرجا مین جہگڑا ہووہی

دیکہکر یہ حال کوئی چہپا بیجا ہی تاپ کی | اندہی نگری آج چوپٹ شہر مین سر بونگ ہے

لی مری جو چاہی جسکو دی تہمت آج کل

ہو نہ دولت کو ضرر ایمان پر آئی زوال | گہر کی کہیتی جاتی رین منفعت کا پایا ہی ال

خرچ ہو باہر نپیسا ہی نہین ہرگز خیال | مان بہن بیٹی بہو کو سوم سمجہی ہین حلال

[illegible]

ایضاً

سال میں بارہ مہینے ہیں بجا عالم میں	ایک باقی سال بھر کا کیجا جا بھی نہیں

جو اضافہ دے ہی اس سے بنی خلعت آج کل

یعنی جی بھا پست رتبہ ہوگا مرنے سے بچا	آپ جی کہ کل ہا شکا مسبد م انکہ سبھی بچی
پیغمبر نے اپنی ظاہر کریں کی عقلمند	جا کہ [illegible]

جو مری کرنی ہی اوڑن کو بنا خلقت آج کل

اب سنو جو حال ہے کل جگ میں بارہ ماس کا	کس طرح ہوتا ہے سے جنم کا پترا
بید کا شی میں پڑھی بیان ست بہ [illegible]	پوتھیاں تلسی [illegible] کی جھوٹ کہتا ہی کتھا

اپنی مطلب کی برائی کا ناسی شہادت آج کل

چھتری چھوت [illegible] برہمن [illegible]	کھو سکی [illegible] جھری [illegible]
پاس [illegible] ایمان کا انکو [illegible]	بی ایمانی [illegible] ہر قدم [illegible]

کسکی خالی ہی دغابازی ہی حیثیت آج کل

بی ایمانی کی ہیسا ہوگا [illegible]	جا نتی ایمان کی عزت [illegible] پیکال
ذبح [illegible] کر بیٹیا ور برہمن کو بیہ حلال	بی ایمانی کی چھری ہی تیز دونوں کی کمال

ایضاً

[illegible]

ایضاً

[illegible]

لکھنؤ میں کون ہے اشرف کا رب جید پیدا
شیخ سید جو ہیں عقل جہاں

پیا جانے سب بے پیا شیر است آج کل

دیکھ

پھر گلی پھول پھولی دیکھی سنگار رنگ
وو دیسا اظلم میں دیتی سنوار رنگ
لالہ و سنبل کیا ترن گلشن تماشا رنگ
ایک ایک سا عیش پی صد ہزار رنگ

دکھلاتی ہے بہار میں اپنی بہار رنگ

رنگ پیچ ہے لال سی پیا کے ہو بہو
سر منڈا جالی چو ہر ہی بازار میں کہو
اسمیں ذلیل جو ہنگی دو چار جان تو
موتی کی طرح جو ہی خدا سب کی آبرو

ہے رنگ ہی محل کا جواہر نگار رنگ

گذر ہے آسمان سی سپتال جا تی
کو سنگ شیشہ یہ راگ لاتی
سب شیشہ گر کو جو چھوڑ میں پڑی ہلاتی
شیشہ گری بھی چلی ہیت کا پیلی جاتی

دیوانی جب ہی لگی آج ہی بہار رنگ

جاتم سنا دی ہے وہ بد تر سمجھی
جو تو دین کی ہی گدی شیریں کتنی

باری کا رستی ہو اللہ پا بھوٹی گی ہی تا | گھر ہی بہر دھو کیوں نہیں [illegible]
کیسا عجب نظارا تو حسرت لگی کو آت | کہا کہاں کی تا کلیسی ہی کیسا [illegible]

نوح ہو گیا ہی پشہ کا ہو تیری سنا رنگ

ہمت دو گا نا عشق کی بندہ ہوا ہی دل کو چھو | مرتی ہوں سینت تو ہو سپید بہاتی ہی دل کو چھو
دنیا کی کیفیت ابھی دکھلاتی دل کو جو | کالا ہو یا ہو گورا پسند آتی ہی دل کو جو

اور ہیہ بنا رکھی ہی سنتر ہزار رنگ

چھوڑا کسی سے کے دیکھا گلی میں تھا سنگ | ہی جوش میں ہی دلپہ لگی ہو سکی [illegible]
اس سر کی ہی قسم کہ ہی جانگی میں ہی | ہو وی کفن میں نا کفنی ہی [illegible]

اب تو ہوا ہی ایسی گلی کا یہ یار رنگ

دن رات گھیری رہتا ہی وس شخص سی لرز | غم کی سوا خوشی نہیں آتی ہی اس کو [illegible]
دل بیقرار ہوتا ہی ور جاتی ہین ہوش اس | منہ زرد آنکھیں لال ہیں کپڑی [illegible]

عاشق کی بوجھنی کی ہوا ہیں یہ چار رنگ

ہر سیاتی ہو [illegible] گی چلتی نہیں ہوا | سو کہی گا کیا یہ شام کو استر ضائی کا

کیا نور کا ہی کلا نکپا تو سنگی ہین تانین
سب جلوں کا لین جلوہ حسین باندی

ہی تال ہر سر صحن تو شہی غلام تیری
تا لو ہین تیری سب کو یا یا حسین باندی

کیا خوب دیکھتی ہی کو سول ہی بانی [illegible]
جسنی تجہی بنایا ہی نور احسین باندی

مطلع

کہتا نہ کیوں سراپا تیرا حسین باندی
[illegible] تیری شبیہ حسین باندی

حسن صبیح کا دہ تیری [illegible] ہی
اکہیا [illegible] تجکو دیکہا حسین باندی

ہی خنجر جفا کا عالم شہید تیری
اب کربلا ہی تیرا کوچا حسین باندی

تیرا ایک منصور سا [illegible] زلف کا ہی
ہر دل کو دیکہا [illegible] سودا حسین باندی

[illegible]
[illegible] حسین باندی

[illegible] روی زیبا محراب کعبہ ابرو
واجب ہی عاشقوں پر سجدا حسین باندی

تو شمع ہی [illegible] تیرہ بین
[illegible] نشانہ [illegible] حسین باندی

[illegible] ہی [illegible] زمانا
[illegible] ہی تیرا حسین باندی

دندان نظیر گوہر لب لعل بی بہا ہین
[illegible] ہی گویا حسین باندی

[illegible] کرین ہم [illegible]
آہو ہی چشم [illegible] حسین باندی